کنز المدارس بورڈ کے امتحانات کے لئے مفید

دعوت اسلامی زندہ باد

فعلین
علی
اغراض الجلالین

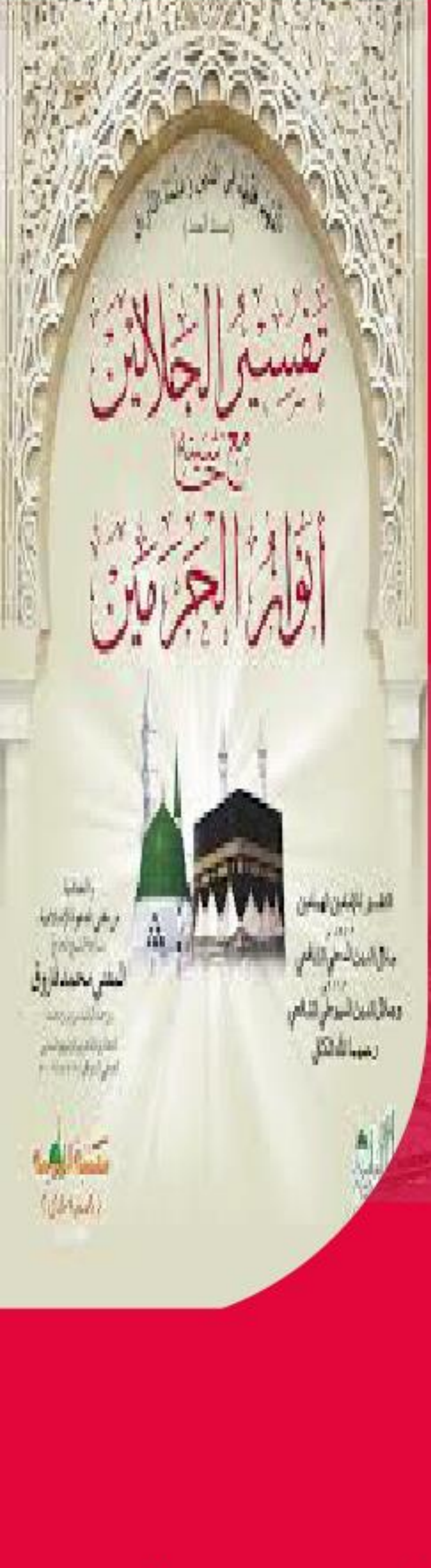

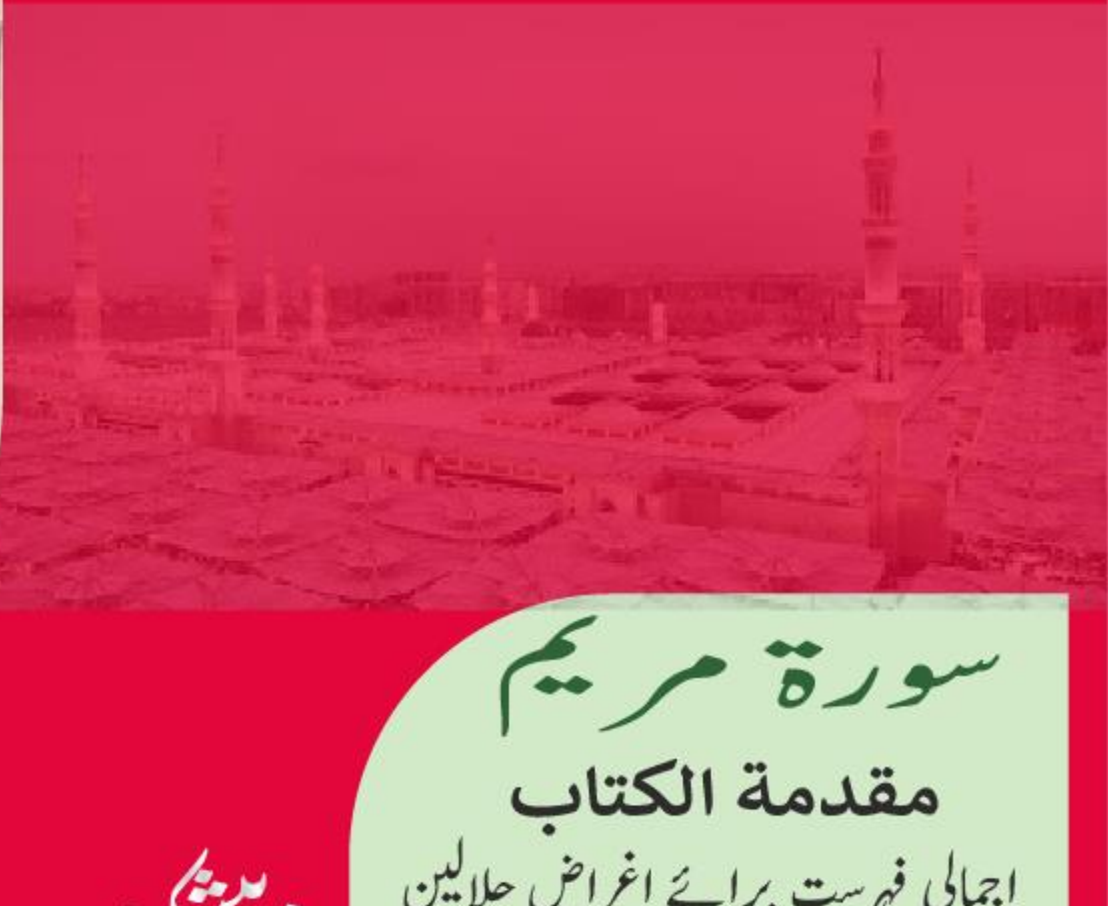

سورۃ مریم

مقدمة الكتاب

اجمالی فہرست برائے اغراض جلالین

تعارف سورۃ مریم

جلالین شریف کے سوالات

جلالین شریف کے اغراض

تفصیلی فہرست برائے اغراض جلالین

تذکرات حضرات انبیاء

پیشکش

محمد علی صدیقی عطاری

طالب العلم فی

جامعہ المدینہ فیضان ضیائے مدینہ، شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراچی

فرمان آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے اللہ پاک اس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے-ماہنامہ فیضان مدینہ مارچ ۲۰۲۰ء بحوالہ مصنف عبدالرزاق 39/1

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مقدمہ	۰۱	اغراض	۲۱
اظہار تشکر	۰۲	رکوع نمبر۴	۲۳
اجمالی فہرست اغراض جلالین	۰۳	سوالات	۲۳
سورہ مریم کا تعارف	۰۵	اغراض	۲۷
رکوع نمبر۱	۰۶	رکوع نمبر۵	۳۰
سوالات	۰۶	سوالات	۳۰
اغراض	۰۸	اغراض	۳۳
رکوع نمبر۲	۱۱	رکوع نمبر۵	۳۷
سوالات	۱۱	سوالات	۳۷
اغراض	۱۵	اغراض	۳۹
رکوع نمبر۳	۱۹	تفصیلی فہرست اغراض جلالین	۴۱
سوالات	۱۹	تذکرات حضرات انبیاء	۴۵

مقدمة الكتاب

الحمد لله الذی خلقنی و جعلنی من امة حبیبه ﷺ و مکّننی ان اکتب ھذا الکتاب و الصلوٰة علی من لا نبی بعده و من لا رسول بعده والصلوٰة علی اله الاطھار و اصحابه الاخیار،اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بحمد اللہ تعالیٰ میں نے ۴ نومبر ۲۰۲۳ء میں سورہ مریم من تفسیر جلالین پر اپنے کام کا آغاز کیا۔ ویسے تو تفسیر جلالین پر بے شمار کام مرتب ہوئے ہیں۔ لیکن یہ کتاب اغراض جلالین اور کنز المدارس کے امتحانات کے اعتبار سے انفرادیت رکھتی ہے۔اس کتاب میں رکوع کے اعتبار سے باب بندی کی گئی ہے۔ایک باب کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں سورہ مریم من تفسیر جلالین کے سوالات ذکر کئے گئے ہیں۔اس حصے میں سورہ مریم من تفسیر جلالین کا مفہوم موجود ہے، خواہ صرفی تحقیق ہو یا نحوی ترکیب ہو،آیات کی مراد ہو یا آیات کی قرائتیں۔ان تمام کو پہلے باب میں درج کیا گیا ہے۔یہ حصہ امتحانی نکتہ نظر سے زیادہ مفید ہے۔دوسرے حصے میں صاحب جلالین علیہ الرحمہ جو عبارت فرقان حمید کی تفسیر میں لائے ہیں ان کی ممکن حد تک صحیح اغراض درج کئے گئے ہیں۔

طلباء پہلے جلالین شریف میں عبارت دیکھیں اور پھر اغراض پڑھیں تو اللہ پاک کی ذات مقدس سے امید ہے کہ ان کے لئے یہ مفید ثابت ہوگا۔

اس کتاب میں جلالین شریف کے اغراض کو حل کرنے پر غور کیا گیا ہے اس سلسلے میں دو باب باندھے ہیں،تو یہ دو کام ہوگئے اس کتاب کا نام اسی وجہ سے "فعلین علی اغراض الجلالین" رکھا گیا ہے۔

مورخہ ۲۱ جنوری ۲۰۲۴ء میں اس کتاب کی اللہ پاک کی رحمت سے تکمیل ہوئی۔اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ نبی کریم،رؤف الرحیم ﷺ کے واسطے سے اس کتاب کی اغلاط اور میرے تمام گناہوں کو معاف فرمائے۔

اللھم اغفر ذنوبی و ذنوب کل امة محمد ﷺ و اجعل ھذا الکتاب ھدایة للناس

اظہار تشکر

تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے مجھ فقیر کو کتاب مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ حضور اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مقدس پر درود ہو جن کے واسطے سے مجھ کو یہ توفیق ملی۔اللہ پاک مرشد کریم علامہ مولانا الیاس قادری عطار پر رحمت نازل فرمائے جن کی وجہ مجھے درس نظامی جیسی عظیم نعمت ملی۔فرمان باری تعالی ہے:

لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا۔اس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا)

لہٰذا ان تمام اساتذہ اور عزیز اور احباب کا ذکر نہ کرنا جو کتاب ہذا میں معاون ثابت ہوئے، مناسب نہیں ہے۔سب سے پہلے اپنے استاد محترم استاد العلماء علامہ مولانا استاد ذیشان مدنی صاحب جن کے حکم سے میں نے یہ کام کا آغاز کیا۔ان کے بغیر یہ کتاب مکمل کرنا ممکن نہ تھا،استاد محترم استاد العلماء علامہ مولانا مفتی غلام حیدر مدنی صاحب جنہوں نے اس کتاب میں جگہ جگہ رہنمائی فرمائی،اور وہ تمام اساتذہ جنہوں نے مجھے اس قابل بنایا خصوصا استاد محترم استاد العلماء علامہ مولانا سید فاروق شاہ صاحب ،استاد محترم استاد العلماء علامہ مولانا ارسلان مدنی صاحب، استاد محترم استاد العلماء سہیل مدنی صاحب ،استاد محترم استاد العلماء ذالقرنین مدنی صاحب ،استاد محترم استاد العلماء علامہ مولانا سلمان مدنی صاحب اور استاد محترم استاد العلماء علامہ مولانا سلیم مدنی صاحب۔

اور تمام ہی دوست احباب جو اس کتاب ہذا میں معاون ثابت ہوئے خصوصا سید حسنین شاہ صاحب، قاری فیضان عطاری، قاری حسنین،حیدر علی، عبد الخالق اور قاری قاسم عطاری۔

اللہ پاک ان تمام کی عمر عافیت کے ساتھ دراز فرمائے اور ان تمام کو عافیت کے ساتھ دارین میں سعید فرمائے،اور تمام کو باادب مدینے کی حاضر عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

اجمالی فہرست اغراض جلالین

نمبر	اغراض جلالین
۱	متشابہ کی مراد بیان کرنا
۲	مخاطب بیان کرنا
۳	معنی بیان کرنا
۴	شان نزول بیان کرنا
۵	متعلق بیان کرنا
۶	نحوی ترکیب بیان کرنا
۷	صرفی تحقیق بیان کرنا
۸	مراد بیان کرنا
۹	محذوف ذکر کرنا
۱۰	مفعول بہ بیان کرنا
۱۱	قراءت بیان کرنا
۱۲	مرادی معنی بیان کرنا
۱۳	وجہ بیان کرنا
۱۴	آیت کی مناسبت سے واقعہ بیان کرنا
۱۵	حال بیان کی ہے
۱۶	جملے کا معنی بیان کرنا
۱۷	تمییز بیان کی ہے
۱۸	وجہ تخصیص بیان کی ہے
۱۹	فاعل بیان کرنا
۲۰	آگے کی تمہید بیان کی ہے
۲۱	مشار الیہ بیان کرنا
۲۲	وجہ تسمیہ بیان کی ہے
۲۳	جواب امر بیان کرنا
۲۴	اصل اور صرفی تعلیل بیان کی ہے
۲۵	ضمیر کا مرجع بیان کرنا
۲۶	مفضل علیہ بیان کرنا

۲۷	وقوع بیان کرنا
۲۸	آیت قرآنی کی تفصیل بیان کرنا
۲۹	آیت قرآنی کے مطابق حدیث بیان کی ہے
۳۰	مقدر بیان کرنا
۳۱	سوال مقدر کا جواب دینا

سورۃ مریم کا تعارف

حضرت ابن زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورۃ مریم مکہ معظّمہ میں نازل ہوئی[۱]۔

یہ سورت سوائے دو آیات کے مکی ہے: آیت سجدہ اور (وَ اِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا[۲])[۳]۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سورہ کھیعص (مریم) سورہ طہ سے پہلے اور سورہ ملائکہ (فاطر) کے بعد نازل ہوئی[۴]۔

اس سورت میں ۹۸ آیت مکیوں کے نزدیک اور عراقی اور شامیوں کے نزدیک ۹۹[۵]، ۷۸۰ کلمے اور ۳۰۰۷ حروف ہیں[۶]۔

یہ سورت لیلیٰ سورت ہے۔ طبرانی، ابو نعیم اور دیلمی نے نقل کی ہے ابو مریم غسانی اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا آج رات میرے ہاں لڑکی ہوئی ہے تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا اور آج ہی رات ہم پر سورہ مریم نازل ہوئی[۷]۔

سورہ کہف کے ساتھ اس کی ترتیب کی وجہ یہ ہے کہ سورہ کہف میں جیسے حالات عجیبہ ہیں اسے سورہ مریم میں بھی حالات عجیبہ ہیں[۷]۔

---

۱) تفسیر در منثور، ج ۴، ص ۶۷۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز

۲) سورہ مریم، پ ۱۶، آیت نمبر ۱۳۰

۳) اتقان فی علوم القرآن، ص ۳۲

۴) اتقان فی علوم القرآن، ص ۲۳

۵) تفسیر حسنات، ج ۴، ص ۳۶

۶) تفسیر خازن، ج ۴، ص ۲۰۸، دار الکتاب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان

۷) تفسیر حسنات، ج ۴، ص ۳۶

سورہ طہ رکوع نمبر ا

۱)(ذکر **رحمت** ربک عبده زکریا) نحوی ترکیب کریں، تفسیر جلالین کی روشنی میں تحریر کریں؟

ج) عبدہ یہ رحمت مصدر کا مفعول ہے اور زکریا اس کا بیان ہے۔

۲) نداء سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد دعا کرنا ہے۔

۳) خفیا سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد آہستہ پکارنہ ہے رات کے آخری حصہ میں۔

۴) (شیبا) کی نحوی ترکیب اور معنی بیان کریں، تفسیر جلالین کی روشنی میں تحریر کریں؟

ج) یہ تمیز ہے اور فاعل اس کا ممیّز ہے یعنی سفید پن ان کے بالوں میں پھیل چکا ہے جس طرح اگ کی چنگاری لکڑی میں پھیل جاتی ہے۔

۵) (لم اکن بدعائک رب شقیا) سے کیا مراد ہے؟

ج) یعنی جب بھی میں نے اراد کیا کہ میں تجھ سے دعا کروں تو میں نہیں ہوا تجھ سے دعا کرنے کے سبب (رب شقیا) اے میرے رب نامراد یعنی اس میں جو گزر چکا (ماضی میں) تو مجھے محروم نہ کر اس میں جو آئے گا (مستقبل میں)۔

۶) (خفت الموالی) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد جو نسب میں ملا ہوئے لوگ ہیں جیسے چاچا کا بیٹا۔

۷) (من ورائی) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد میری موت کے بعد دین اللہ پر کہ میرے رشتہ دار اسے ضائع نہ کردیں جیسے بنی اسرائیل نے کیا۔

۸) (یَرِثُ) کی قرات بیان کریں؟ یا (یَرِثُ بالوجهین) سے کیا مراد ہے؟

ج) یَرِثْ مجزوم جواب امر ہونے کی وجہ سے امر (هَبْ)۔

یَرِثُ مرفوع ولیا کی صفت ہونے کی وجہ سے۔

۹) (من ال یعقوب) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے میرے آباء و اجداد کا علم میں اور نبوت میں۔

۱۰) (عتیا) کی اصل و تعلیل بیان کریں؟

ج) اس کی اصل عُتُوو تھی تاء بطور تخفیف کسرہ دیا گیا پھر پہلے واو کو یاء سے بدل دیا گیا کسرہ کی مناسبت کی وجہ سے پھر دوسرے واو کو بھی یاء سے بدل دیا تاکہ ادغام ہو سکے (اور عین کو بھی کسرہ دیا گیا تاء کی مناسبت سے) صاوی۔

۱۱) (هو علی هین) اس بارے میں صاحب جلالین نے کیا فرمایا؟

ج) یعنی ظاہر ہے کہ میں ارادہ کرتا ہوں تجھ پر جماع کی قوت کی اور میں پیدا کروں گا تیری بیوی کے رحم میں لوٹھڑا۔

۱۲) (اجعل لی اٰیۃ) سے کیا مراد ہے؟

ج) یعنی میری بیوی کے حاملہ ہونے پر کوئی علامت بنا دے۔

۱۳) (الا تکلم الناس) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد کہ آپ کو ان سے کلام کرنے سے منع کیا جاتا۔

۱۴) (ثلاث لیال) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد ان کے دن کے ساتھ جیسا کہ سورۃ ال عمران میں ذکر کیا گیا (رات کا اس لیے ذکر کیا کیونکہ وہ دن پر سبقت رکھنے والی ہے اور مکی سورتیں جو ہے مدنی سورتیں پر مقدم ہے اور رات دن پر مقدم ہے تو اس لیے رات کو مکی سورت میں اور دن کو مدنی سورت میں کر کیا گیا)۔حاشیہ صاوی

۱۵) (سویا) کی نحوی ترکیب کریں، تفسیر جلالین کی روشنی میں تحریر کریں؟

ج) یہ حال ہے۔

اغراض صاحب جلالین	اغراض صاحب جلالین
الله اعلم بمراده بذلک	تشابہ کی مراد بیان کی ہے۔
هذا	مبتداء محذوف بیان کیا ہے۔
مفعول رحمة	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
بیان له	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
متعلق برحمة	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
مشتملا علی دعاء	مراد بیان کی ہے۔
سرا	معنی بیان کیا ہے۔
جوف اللیل	مفعول بیان کیا ہے۔
لانه اسرع للاجابة	وجہ بیان کی ہے۔
ضعف	معنی بیان کیا ہے۔
جمعیه	تاکید بیان کی ہے۔
منی	متعلق بیان کیا ہے۔
تمییز محول عن الفاعل	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
ای انتشرالشیب فی شعره	جملے کا معنی بیان کیا ہے۔
کما ینتشر شعاع النار فی الحطب	متعلق بیان کیا ہے۔
و انی ارید ان ادعوک	مراد بیان کی ہے۔
ای بدعائی ایک	متعلق بیان کیا ہے۔
ای خائبا	معنی بیان کیا ہے۔
فیما مضی الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
ای الذین یلونی الخ	مراد بیان کی ہے۔
ای بعد موتی علی الدین ان یضیعوه	مراد بیان کی ہے۔
کما شادهته فی بنی اسرائیل الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
لا تلد	معنی بیان کیا ہے۔
من عندک	معنی بیان کیا ہے۔
بالجزم الخ	قرأت بیان کی ہے۔
بالوجهین	قرأت بیان کی ہے۔
جدی العلم و النبوة	مراد بیان کی ہے۔
ای مرضیا	معنی بیان کیا ہے۔

عندک	معنی بیان کیا ہے۔
قال تعالی فی اجابۃ الخ	آگے کی تمہید بیان کی ہے۔
یرث کما سالت	صفت بیان کی ہے۔
ای مسمی یحییٰ	معنی بیان کیا ہے۔
کیف	معنی بیان کیا ہے۔
من عتا	صرفی تحقیق بیان کی ہے۔
یبس ای نہایۃ السین مائۃ و عشرین سنۃ و بلغت امراتی ثمانی وتسعین سنۃ	معنی بیان کیا ہے۔
و اصل عتی عتوو الخ	اصل اور تعلیل بیان کی ہے۔
الامر	مبتداء محذوف بیان کیا ہے۔
من خلق الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
ای بان ارد علیک قوۃ الجماع الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
قبل خلقک	متعلق بیان کیا ہے۔
و لاظھار اللہ ترالی ھذہ الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
و لما تاقت نفسہ الخ	آگے کی تمہید بیان کی ہے۔
ای علامۃ علی حمل امراتی	معنی بیان کیا ہے۔
علیہ	متعلق بیان کیا ہے۔
ای تمتنع من کلاھم	جملے کا معنی بیان کیا ہے۔
بخلاف ذکر اللہ	متعلق بیان کیا ہے۔
ای بایامھا	متعلق بیان کیا ہے۔
کما فی ال عمران ثلاثۃ لیال	متعلق بیان کیا ہے۔
حال من فاعل تکلم	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
ای بلا علۃ	معنی بیان کیا ہے۔
ای المسجد	معنی بیان کیا ہے۔
و کانو ینتظرون فتحہ الخ	حال بیان کیا ہے۔
اشار	معنی بیان کیا ہے۔
صلوا	معنی بیان کیا ہے۔

اوائل النہار و اواخر علی العادۃ	معنی بیان کیا ہے۔
فعلم بمنعہ من کلامہم حملہا بیحییٰ	مراد بیان کی ہے۔
و بعد ولادتہ بسنتین قال تعالی لہ	آگے کی تمہید بیان کی ہے۔
ای التوراۃ	مرادی معنی بیان کیا ہے۔
بجد	معنی بیان کیا ہے۔
النبوۃ	مرادی معنی بیان کیا ہے۔
ابن ثلاث سنین	مراد بیان کی ہے۔
رحمۃ للناس	معنی بیان کیا ہے۔
من عندنا	معنی بیان کیا ہے۔
صدقۃ علیہم	معنی بیان کیا ہے۔
روی انہ لم یعمل الخ	قرآن کی تفسیر حدیث سے کی ہے۔
ای محسنا الیہما	معنی بیان کیا ہے۔
متکبرا	معنی بیان کیا ہے۔
عاصیا لربہ	معنی بیان کیا ہے۔
منا	متعلق بیان کیا ہے۔
ای فی ہذہ الایام الخ	جملے کا معنی بیان کیا ہے۔

رکوع نمبر۲

۱)(مکانا شرقیا) سے کیا مراد ہے؟

ج) یعنی حضرت مریم رضی اللہ عنہا مشرق کی طرف مکان میں اتریں۔

۲)(حجابا) سے کیا مراد ہے؟

ج) آپ رضی اللہ عنہا نے پردہ ڈالا تاکہ آپ حیض سے غسل کر سکیں۔

۳)(روحنا) سے کیا مراد ہے؟

ج) حضرت جبریل علیہ السلام۔

۴)(زکیا) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد نبوت کے ساتھ۔

۵)(قال کذالک) اس کا مشار الیہ بیان کریں، تفسیر جلالین کی روشنی میں تحریر کریں؟

ج) بغیر باپ کے بچہ پیدا کرنا۔

۶)(علی ھین) سے کیا مراد ہے؟

ج) کہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے حکم سے آپ میں روح پھونکیں گے تو آپ حاملہ ہو جائیں گی۔

۷)(الی جذع النخلۃ) سے کیا مراد ہے؟

ج) تاکہ آپ رضی اللہ عنہا اس پر ٹیک لگا سکیں، ایک قول یہ بھی ہے کہ حمل اور حرکت محسوس ہونا اور ولادت ایک ہی گھڑی میں ہوئی تھی۔

۸)(نسیا منسیا) معنی بیان کریں؟

ج) ایسی چیز جو چھوڑی ہوئی ہو نہ اس کو جانا جاتا ہو اور نہ ہی اس کا ذکر کیا جاتا ہو۔

۹)(فنادا ھامن تحتھا) کا فاعل کون ہے؟

ج) حضرت جبریل علیہ السلام۔

۱۰)(سریا) سے کیا مراد ہے؟

ج) پانی کی نہر جو خشک ہو گئی تھی۔

۱۱) (تسّقط) کی اصل بیان کریں؟

ج) یہ اصل میں دو تاء تھیں تتساقط دوسری تاء کو سین سے تسساقط اور اس میں ادغام کر دیا تسّاقط[1]۔ اس کی دوسری قرأت میں یہ ادغام کے بغیر ہے یعنی تسقط من الافعال۔

۱۲) (قری عینا) نحوی ترکیب بیان کریں، تفسیر جلالین کی روشنی میں تحریر کریں؟

ج) یہ تمیز ہے اور یہ فاعل سے پھیری ہوئی ہے ہے۔

۱۳) (امّا) کی تعلیل بیان کریں؟

ج) اس میں نون شرط اور ما زائدہ کا ادغام ہوا ہے۔

1) (ترین) یہ اصل میں تَرْاَيِيْنَ تھا، ہمزہ کی حرکت راء کو دے کر حذف کر دیا تَرَيِيْنَ،[1] یاء کو الف سے بدل کر حذف کر دیا تَرَيْنَ،[2] پھر نون ثقیلہ کی وجہ سے یاء مخاطبہ کو کسرہ دے دیا[3]۔

۱۴) (للرحمٰن صوما) اس سے کونسا روزہ مراد ہے؟

ج) اس سے مراد کلام کرنے سے روکنا ہے۔

۱۵) (اتت بہ قومها تحملہ) اس کی نحوی ترکیب بیان کریں، تفسیر جلالین کی روشنی میں تحریر کریں؟

ج) تحملہ حال ہے اور اتت کی ھی ضمیر اس کا ذوالحال ہے۔

۱۶) (لقد جئت شیئا فریا) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد بڑا چیز ہے اس حیثیت سے کہ آپ اولاد لائی ہیں بغیر باپ کے۔

---

۱) اگر قاعدہ ٦ کے حروف باب تفعل یا تفاعل کے فاء کلمے میں واقع ہوں تو ان ابواب کی تاء فاء کلمے کے ہم جنس کرکے ادغام کر دیں گے۔ نصاب الصرف ص ١٦٨

۲) ہمزہ سے پہلے اگر صحیح حرف ساکن ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دے کر اس کو حذف کرنا جائز ہے۔ نصاب الصرف ص ١٧١

۳) اگر فتحہ واو یا یاء متحرک کے بعد آجائے تو اسے چند شرائط کے ساتھ الف سے بدلنا واجب ہے۔ نصاب الصرف ص ٢٢٦

۴) یائے غیر مدہ اگر نون ثقیلہ کے ساتھ جمع ہو جائے تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے اس کو کسرہ دیا جائے گا۔ نصاب الصرف ص ٣١٥

۱۷) (یاخت ہارون) اس سے کیا مراد ہے؟

ج) یہ ایک صالح مرد تھا جن سے آپ کو پاک دامنی میں تشبیہ دی گئی تھی۔

۱۸) (برا) منصوب ہونے کی وجہ بیان کریں، تفسیر جلالین کی روشنی میں تحریر کریں؟

ج) یہ منصوب ہے جعلنی نے مقدر ہونے کی وجہ سے۔

۱۹) (قال تعالی) مفسر علیہ الرحمہ درمیان میں کیوں لائے؟

ج) تاکہ یہ وواضح ہو جائے کہ اس سے پہلی والی آیت تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل سے کلام تھا اب جو ہے وہ اللہ پاک کا کلام ہے۔

۲۰) (قول الحق) قراتیں بیان کریں؟

ج) قول کے رفع کے ساتھ مبتداء مقدر کی خبر ہونے کی وجہ سے (مبتداء : قول ابن مریم)

نصب کے ساتھ فعل قلتُ محذوف ہونے کی صورت میں۔

۲۱) (الذی فیہ یمترون) کی وضاحت صاحب جلالین نے کیا کی ہے؟

ج) یعنی نصاری جس معاملے میں شک کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں معاذ اللہ وہ اس میں جھوٹے ہیں۔

۲۲) (فیکون) قراتیں بیان کریں؟

ج) رفع کے ساتھ (فیکونُ) ھوکے مقدر ہونے کی وجہ سے

نصب کے اتھ (فیکونَ) ان کے مقدر ہونے کی وجہ سے

۲۳) (فاختلف الاحزاب من بینہم) کی وضاحت صاحب جلالین نے کیا کی ہے؟

ج) نصاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ اختلاف کرتے تھے کہ آپ ابن اللہ یا آپ ہی الہ ہیں یا ثالث ثلثہ ہیں۔

۲۴) (فویل) سے کیا معنی ہے؟

ج) اس سے مراد شدید عذاب ہے۔

۲۵) (مشہد یوم عظیم) کہنے کی وجہ بیان کریں؟

ج) قیامت کے دن کا حاضر ہونا اور اس کی ہولناکیوں کا حاضر ہونا۔

۲۶) (اسمع بهم و ابصر) یہ دونوں کس کے صیغے ہیں نیز ان کا یہ کس کے معنی میں ہیں؟

ج) یہ دونوں تعجب کے صیغے ہیں (ما اسمعهم و ماابصر هم)کے معنی میں ہیں۔

۲۷) (لكن الظلمون) کی وضاحت صاحب جلالین نے کیا کی ہے؟

ج) یہاں ضمیر کی جگہ ظاہر کو لایا گیا ہے۔

۲۸) (اليوم) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد دنیا میں۔

۲۹) (فی ضلٰل مبين) کی وضاحت صاحب جلالین نے کیا کی ہے؟

ج) اس نے (گمراہی) کو واضح کر دیا، یعنی وہ بہرے ہیں حق کو سنے سے اور اندھے ہیں حق کو دیکھنے سے یعنی اے مخاطب ﷺ آپ تعجب میں ہوتے ہیں ان کے دیکھنے اور سنے سے آخرت میں بعد اس کے کہ وہ دنیا میں ہی بہرے اور اندھے ہیں۔

۳۰) (انذر هم) اس میں مخاطب اور ھم ضمیر کا مرجع بیان کریں؟

ج) یعنی اے محمد ﷺ آپ کفار کو مکہ ڈرائیں۔

۳۱) (يوم حسرة) کہنے کی وجہ بیان کریں؟

ج) وہ قیامت کا دن ہے اس میں گناہ گار دنیا میں احسان (نیکی) کے چھوڑنے پر حسرت کرے گا۔

اغراض صاحب جلالین	اغراض صاحب جلالین
القران	مرادی معنی بیان کیا ہے۔
ای خبرھا	مضاف بیان کیا ہے۔
حین	معنی بیان کیا ہے۔
اعتزلت فی مکان نحو الشرق من الدار	جملے کا مرادی معنی بیان کیا ہے۔
جبرئیل	مرادی معنی بیان کیا ہے۔
تام الخلق	معنی بیان کیا ہیں۔
فتنتھی عنی بتعودی	آیت کا غرض بیان کیا ہے۔
بالنبوۃ	متعلق بیان کیا ہے۔
بتزوج	متعلق بیان کیا ہے۔
زانیة	معنی بیان کیا ہیں۔
الامر	متعلق ذکر کر دیا۔
من خلق غلام الخ	مشار الیہ بیان کیا ہے۔
بعد لبسها ،الخ	مفعول فیہ بیان کیا ہے۔
ای بان ینفخ --- فتحملی به	ھین کی کیفیت کی ہے۔
و لکون ما ذکر الخ	آگے کی آیت کی تمہید بیان کی ہے۔
علی قدرتنا	متعلق بیان کیا ہے۔
لمن أمنا به	متعلق بیان کیا ہے۔
خلقه	ضمیر کا مرجع بیان کیا ہے۔
به فی علمی	متعلق بیان کیا ہے۔
فنفخ جبریل الخ	آگے کی آیت کی تمہید بیان کی ہے۔
تنحت	انتبذت کا معنی بیان کیا ہیں۔
بعیدا من اهلها	ناقصیا کا معنی بیان کیا ہیں۔
جاءها	اجاء کا مرادی معنی بیان کیا ہیں۔
وجع الولادة	مخاض کا معنی بیان کیا ہیں۔
لتعتمد علیه فولدت	وجہ بیان کی ہے۔
و الحمل االتصویرالخ	اختلافی اقوال میں سے ایک قول ذکر کیا ہے۔
للتنبیه	معنی بیان کیا ہے۔

الامر	متعلق بیان کیا ہے۔
شيئا متروكا الخ	معنی بیان کیا ہیں۔
جبريل الخ	اسم ضمیر کا مرجع بیان کیا ہے۔
نهر ماء كان انقطع	معنی بیان کیا ہیں۔
كانت يابسة	صفت بیان کی ہے۔
و الباء زائدة	معنی بیان کیا ہیں۔
اصله بتائين --- فى السين	صرفی تحقیق (تعلیل) بیان کی ہے۔
فى قراءة بتركها	قراءت بیان کی ہے۔
تمييز	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
صفته	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
من الرطب	متعلق بیان کیا ہے۔
من السرى	متعلق بیان کیا ہے۔
بالولد	متعلق بیان کیا ہے۔
تمييز	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
محول من الفاعل	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
فيه ادغام نون الخ	صرفی تحقیق (تعلیل) بیان کی ہے۔
حذفت منه لام الفعل الخ	صرفی تحقیق (تعلیل) بیان کی ہے۔
عن ولدک	متعلق بیان کیا ہے۔
اى امساكا عن الكلام فى شانه و غيره	معنی بیان کیا ہیں۔
اى بعد ذالک	متعلق بیان کیا ہے۔
حال	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
فراوه	آگے والی آیت کی تمہید بیان کی گی ہے۔
عظيما	معنی بیان کیا ہیں۔
حيث اتيت الخ	جہت بیان کی ہے۔
هو رجل صالح	اختلافی اقوال میں سے ایک قول ذکر کیا ہے۔
يا شبيهته فى العفو	معنی بیان کیا ہیں۔
زانيا	مرادی معنی بیان کیا ہیں۔
زانية	معنی بیان کیا ہیں۔
فمن اين لک الخ	متعلق بیان کیا ہے۔

لھم	متعلق بیان کیا ہے۔
ان کلموہ	متعلق بیان کیا ہے۔
وجد	کان کا مرادی معنی بیان کیا ہیں۔
ای الانجیل	مرادی معنی بیان کیا ہیں۔
نفاعا للناس	معنی بیان کیا ہے۔
اخبار بما کتب له	آگے والی آیت کی تمہید بیان کی ہے۔
امرنی بهما	معنی بیان کیا ہیں۔
منصوب بجعلنی مقدرا	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
متعاظما	معنی بیان کیا ہیں۔
عاصیا لربه	معنی بیان کیا ہیں۔
من الله	متعلق بیان کیا ہے۔
یقال فیه ما تقدم الخ	آیت کی دوسری آیت سے مناسبت بیان کی ہے
قال الله	آگے والی آیت کی تمہید بیان کی ہے۔
بالرفع خبر الخ	قراءت بیان کی ہے۔
من المریة	متعلق بیان کیا ہے۔
یشکون	معنی بیان کیا ہیں۔
و هم نصاری الخ	فاعل کی ضمیر کا مرجع بیان کیا ہے۔
تنزیها له عن ذالک	آیت کی وجہ بیان کی ہے۔
ای اراد ان یحدثه	جملے کا معنی بیان کیا ہیں۔
بالرفع الخ	قراءت بیان کی ہے۔
بفتح ان الخ	قراءت بیان کی ہے۔
المذکور	مشار الیہ بیان کیا ہے
طریق	معنی بیان کیا ہیں۔
مؤد الی الجنة	معنی بیان کیا ہیں۔
ای النصاری فی عیسیٰ الخ	مراد بیان کی ہے۔
شدة عذاب	معنی بیان کیا ہیں۔
بما ذکر و غیره	متعلق بیان کیا ہے۔
ای حضور	معنی بیان کیا ہیں۔
یوم القیٰمة	مرادی معنی بیان کیا ہیں۔

بهم صيغتا تعجب	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
بمعنى ما اسمعهم و ما ابصرهم	معنی بیان کیا ہیں۔
فى الاخرة	متعلق بیان کیا ہے۔
من اقامة الظاهر مقام مضمر	اسم ظاہر لانے کی وجہ بیان کی ہے۔
اى فى الدنيا	متعلق بیان کیا ہے۔
اى بين به	مبین کا معنی بیان کیا ہیں۔
صموا عن سماع الخ	مراد بیان کی ہے۔
خوّف	معنی بیان کیا ہیں۔
يا محمد ﷺ	مخاطب بیان کیا ہے۔
كفار مكة	ضمیر کا مرجع بیان کیا ہے
هو يوم القيامة	معنی بیان کیا ہیں۔
يتحسر فيه الخ	وجہ بیان کی ہے۔
لهم فيه بالعذاب	متعلق بیان کیا ہے۔
فى الدنيا	متعلق بیان کیا ہے۔
عنه	متعلق بیان کیا ہے۔
به	متعلق بیان کیا ہے۔
تاكيد	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
من العقلاءو غيرهم باهلاكهم	متعلق بیان کیا ہے۔
فيه للجزاء	متعلق بیان کیا ہے۔

سورۃالمریم رکوع نمبر ۳

۱) (صدیقا) کا معنی بیان کریں؟

ج) یہ صدق میں مبالغہ ہوتا ہے۔

۲) (انہ کان صدیقا **نبیا**) **نبیا** کی نحوی ترکیب بیان کریں؟

ج) یہ خبرہ سے بدل ہے۔

۳) (اذ قال **لابیہ**) **لابیہ** سے کون مراد ہے؟

ج) اس سے آزر ہے، یہ بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔

۴) (**یابت**) کی اصل بیان کریں؟

ج) تاء اضافت کی یاء سے بدلہ ہوا ہے اور ان دونوں کو آپس میں جمع نہیں کیا۔

۵) (ما لا یسمع و لا یبصر و ال یغنی عنک **شیئا**) میں **شیئا** سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد کوئی نفع سے اور نہ ہی کوئی نقصان سے۔

۶) (لاتعبد الشیطان) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد بتوں عبادت کرنا شیطان ہی کی اطاعت کرنے کے ساتھ۔

۷) (فتکون للشیطین **ولیا**) میں **ولیا** سے کیا مراد ہے؟

ج) مدد کرنے والا اور جہنم میں ملنے والا۔

۸) (اراغب انت عن اٰلھتی یابراھیم) کس چیز سے بعض آنے کا کہنا مراد ہے؟

ج) یعنی ان کے باطل خداؤں پر عیب لگانے سے۔

۹) (لارجمنک) سے کیا مراد ہے؟

ج) یعنی پتھر کے ساتھ رجم کروں گا یا برے کلام کے ساتھ رجم کروں گا۔

۱۰) (واھجرنی ملیا) ملیا کا معنی بیان کریں؟

ج) طویل زمانے تک.

۱۱) (انہ کان بی **حفیا**) میں **حفیا** سے کیا مراد ہے؟

ج) وہ میری دعا قبول کرنے والا ہے یہ استغفار کرنا ان کے لیے بیان ہونے سے پہلے تھا کہ وہ اللہ پاک کے دشمن ہیں جیسا کہ سورۃ براءۃ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۲) (فلما اعتزلکم و ما یعبدون من دون اللہ) سے کیا مراد ہے؟

ج) یعنی مقدس ملک تشریف لے گئے۔

۱۳) (و ھبنا لہ) سے کیا مراد ہے؟

ج) ایسے دو شہزادے عطا کئے جن سے آپ مانوس ہو جائیں۔

۱۴) (من رحمتنا) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد مال اور اولاد ہے۔

۱۵) (وجعلنا لھم لسان صدق علیا) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس طرح کہ تمام ادیان (یہودیت، عیسائیت، اسلام) آپ کی اچھائی بیان کرتے ہیں۔

تفسیر	اغراض جلالین
لهم	متعلق بیان کیا ہے۔
خبره	مضاف محذوف بیان کیا ہے۔
مبالغا فی الصدق	معنی بیان کیا ہے۔
یبدل من خبره	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
أزر	مراد بیان کی ہے
عوض عن الیاء ا---بینهما	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
کان یعبد الاصنام	حالت بیان کی ہے۔
لا یکفیک	معنی بیان کیا ہیں۔
من نفع و لا ضر	متعلق بیان کیا ہے۔
طریقا	معنی بیان کیا ہیں۔
مستقیما	معنی بیان کیا ہیں۔
بطاعتک ایاه الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
کثیر العصیان	معنی بیان کیا ہیں۔
ان لم تتب	وجہ بیان کی ہے۔
ناصرا و قرینا فی النار	معنی بیان کیا ہیں۔
فتعیبها	جملے کی مراد بیان کی ہے۔
عن التعرض لها	متعلق بیان کیا ہے۔
بالحجارة الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
دهرا طویلا	معنی بیان کیا ہیں۔
منی	متعلق بیان کیا ہے۔
ای لا اصیبک بمکروه	وجہ بیان کی ہے۔
من حفی	صرفی تحقیق بیان کی ہے۔
ای بارا	معنی بیان کیا ہیں۔
هذا قبل ان تبین الخ	وجہ بیان کی ہے۔
تعبدون	معنی بیان کیا ہیں۔
اعبد	معنی بیان کیا ہیں۔
بعبادته	متعلق بیان کیا ہے۔
لما شقیتم الخ	متعلق بیان کیا ہے۔

بان ذهب الى الرض المقدسة	متعلق بیان کیا ہے۔
ابنين يانس بهما	مفعول بہ محذوف ذکر کیا ہے۔
منهما	متعلق بیان کیا ہے۔
الثلاثة	متعلق بیان کیا ہے۔
المال و الولد	مراد بیان کی ہے۔
رفيعا	معنی بیان کیا ہیں۔
و هو الثناءالحسن الخ	مراد بیان کی ہے۔

سورۃ المریم رکوع نمبر ۴

۱) (مخلصا) اس کی قرات بیان کریں؟

ج) لام کے کسرہ کے ساتھ مخلِصا اسم فاعل

لام کے فتحہ کے ساتھ مخلَصا اسم مفعول

۲) (الایمن) کی وضاحت صاحب جلالین نے کیا کی ہے؟

ج) وہ جانب جو حضرت موسیٰ کی سیدھی جانب سے ملی ہوئی ہو جب آپ علیہ السلام مدین سے لوٹ رہے تھے۔

۳) (نجیا) کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

ج) اس طور پر کہا اللہ پاک نے آپ علیہ السلام کو اپنا کلام سنایا۔

۴) (ھٰرون) کی نحوی ترکیب بیان کریں؟

ج) یہ عطف بیان ہے اور مبین اس کا اخاہ ہو۔

یا پھر یہ بدل ہے اور اخاہ اس کا مبدل منہ ہے۔

۵) (نبیا) کی نحوی ترکیب بیان کریں؟

ج) یہ حال ہے اور ذوالحال اس کا ھارون ہے اور یہی ھبہ فعل سے مقصود ہے۔

۶) (صادق الوعد) سے کیا مراد ہے؟

ج) حضرت اسماعیل علیہ السلام نہیں لوٹتے تھے مگر اپنا وعدہ پورا کرکے کہ آپ علیہ السلام نے انتظار کیا تین دن تک اپنے وعدہ کرنے کی وجہ سے اور آپ علیہ السلام نہیں پھیرے یہاں تک وہ اپنی جگہ پر لوٹ آیا۔

۷) حضرت اسماعیل علیہ السلام کس قوم کی طرف رسول تھے؟

ج) قوم جرھم کی طرف۔

۸) (فی الکتٰب ادریس) حضرت ادریس علیہ السلام کا حضرت نوح علیہ السلام سے کیا رشتہ تھا؟

ج) آپ علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں۔

۹) (رفعنا مکانا علیا) سے کیا مراد ہے؟

ج) آپ علیہ اسلام چھوتھے یا پانچویں یا چھٹے آسمان یا جنت میں پر زندہ ہیں، آعلیہ السلام کو جنت میں داخل کیا گیا بعد اس کے کہ آپ کو موت کا ذائقہ چکھایا گیا اور آپ علیہ السلام کو وہاں سے نکالا نہیں گیا۔

۱۰) (خرو سجدا و بکیا) میں سُجَّداً یہ واحد یا جمع؟

ج) سجدا یہ ساجد کی جمع مکسر ہے۔

۱۱) (خرو سجدا و بکیا) بکیا کی اصل اور تعلیل بیان کریں؟

ج) یہ اصل میں بُکُوْیٌ تھا، واو کو یاء سے بدل دیا گیا اور ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا۔

۱۱) (اضاعوا الصلوۃ) سے کیا مراد ہے؟

ج) نماز کو چھوڑ دینا ہے جیسے یہود و نصاری کے کیا

۱۲) (یلقون **غیا**) میں **غیا** سے کیا مراد ہے؟

ج) غی سے مراد جہنم کی ایک وادی ہے۔

۱۳) (جنات عدن) کی نحوی ترکیب بیان کریں؟

ج) یہ بدل ہے اور اس کا مبدل منہ الجنۃ ہے۔

۱) (عبادہ بالغیب) کی نحوی ترکیب بیان کریں؟

ج) یہ حال ہے اور کا ذوالحال عبادہ ہے یعنی اس حال میں کہ وہ اس (جنت) سے غائب ہیں۔

۱۵) (سلام) سے کیا مراد ہے؟

ج) ملائکہ سے جنتیوں پر یا ان کے بعض پر۔

۱۶) (بکرۃ و عشیا) سے کیا مراد ہے؟

ج) یعنی ان کی مقدار جو دنیا میں ہے کیونکہ جنت میں نہ ہی رات ہے اور نہ ہی دن ہے بلکہ وہاں تو نور ہی نور ہے ہمشہ۔

۱۷) (وما نتنزل الا بالامر) کا شان نزول بیان کریں؟

ج) یہ آیت نازل ہوئی جب وحی میں تاخیر ہوئی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے فرمایا آپ کو کس چیز نے منع فرمایا تھا کہ آپ ہم سے ملاقات کریں۔

۱۸) (و ما بين ذلك) سے کیا مراد ہے؟

ج) جو ابھی سے ہے اور قیامت تک ہو گا۔

تفسیر	اغراض صاحب جلالین
بکسر اللام و فتحها	قرات بیان کی ہے۔
من اخلص	اشتقاق بیان کیا ہے۔
فی عبادتہ الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
بقول یا موسیٰ انی انا اللہ	تفسیر قرآن سے کی ہے/مفعول بہ محذوف ذکر کیا ہے۔
اسم جبل	مراد بیان کی ہے۔
ای الذی یلی یمین موسیٰ الخ	مراد بیان کی ہے۔
مناجیا	معنی بیان کیا ہے۔
بان اسمعہ تعالی کلامہ	متعلق بیان کیا ہے۔
نعمتنا	معنی بیان کیا ہے۔
بدل او عطف بیان	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
حال ------ بالھبۃ	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
اجابۃ لسوالہ الخ	سوال مقدر بیان کیا ہے۔
لم یعد شیئا الا وفی بہ	معنی بیان کیا ہے۔
وانتظر من وعدہ الخ	واقعہ بیان کیا ہے۔
الی جرھم	متعلق بیان کیا ہے۔
ای قومہ	معنی بیان کیا ہے۔
اصلہ مرضو الخ	صرفی تحقیق بیان کی ہے۔
ھو جد ابی نوح	مراد بیان کی ہے۔
ھو حی الخ	مراد بیان کی ہے۔
مبتدا	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
صفۃ لہ	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
بیان لھم الخ	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
ای ادریس	مراد بیان کی ہے۔
فی السفینۃ	متعلق بیان کیا ہے۔
ای ابراھیم الخ	مراد بیان کی ہے۔
ای اسماعیل الخ	مراد بیان کی ہے۔
و ھو یعقوب الخ	مراد بیان کی ہے۔

ای من جملتهم	متعلق بیان کیا ہے۔
خبر اولئک	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
جمع ساجد و باک	صرفی تحقیق بیان کی ہے۔
ای فکونوا مثلهم	آیت کی مراد بیان کی ہے۔
اصل بکی بکوی الخ	صرفی تحقیق بیان کی ہے۔
بترکها الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
من المعاصی	متعلق بیان کیا ہے۔
هو واد فی جهنم	مراد بیان کی ہے۔
یقعون فیہ	معنی بیان کیا ہے۔
لکن	معنی بیان کیا ہے۔
ینقضون	معنی بیان کیا ہے۔
من ثوابهم	متعلق بیان کیا ہے۔
اقامۃ	معنی بیان کیا ہے۔
بدل من الجنۃ	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
حال	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
غائبین عنها	معنی بیان کیا ہے۔
موعوده	معنی بیان کیا ہے۔
بمعنی آتیا	معنی بیان کیا ہے۔
و اصلہ ماتوی	صرفی تحقیق بیان کی ہے۔
موعوده هنا الخ	مراد بیان کی ہے۔
من الکلام	متعلق بیان کیا ہے۔
لکن	معنی بیان کیا ہے۔
یسمعون	متعلق محذوف بیان کیا ہے۔
من الملائکۃ علیهم اومن بعضهم علی بعض	متعلق بیان کیا ہے۔
ای علی قدر الدنیا الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
نعطی و ننزل	معنی بیان کیا ہے۔
بطاعتہ	متعلق بیان کیا ہے۔
و نزل لم الخ	آگے والی آیت کا شان نزول بیان کیا ہے۔

ای امامنا من امور الأخرة	معنی بیان کیا ہے۔
من امور الدنیا	متعلق بیان کیا ہے۔
ای ما یکون من ھذا الخ	ما بین ذلک کا معنی بیان کیا ہے۔
بمعنی ناسیا الخ	معنی بیان کیا ہے۔
مالک	معنی بیان کیا ہے۔
ای اصبر علیھا	معنی بیان کیا ہے۔
مسمی بذالک لا	معنی بیان کیا ہے۔

رکوع نمبر ۵

۱) (و یقول الانسان) کی وضاحت صاحب جلالین نے کیا کی ہے؟

ج) اس سے مراد بعث کا منکر ہے۔

۲) (و یقول الانسان) یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی؟

ج) ابی بن خلف اور ولید بن مغیرہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

۳) (ءاذا) کی قراتیں بیان کریں؟

ج) دوسرے ہمزہ کو ثابت رکھنے کے ساتھ ،دوسرے ہمزہ میں تسہیل کرنے کے ساتھ ،ان دونوں کے درمیان الف کو داخل کرنا یا دوسرے کے درمیان الف کو داخل کرنا۔

۴) (او لا یذکر) کی قراتیں بیان کریں؟

ج) کاف اور ذال کے مشدد ہونے کے ساتھ　　　　یذّکّر

کاف کے ساکن ہونے اور کاف کے ضمہ کے ساتھ　　　　یذْکُر

۵) (انا خلقنہ من قبل و لم یک شیئا) سے کیا مراد ہے؟

ج) یہاں پر ابتداء کرنے کے ذریعے دلیل دی ہے اٹھائے جانے پر۔

۶) (لنحشرنھم و شیطٰن) سے کیا مراد ہے؟

ج) یعنی ہم جمع کریں گے ان میں سے ہر ایک کو ان کے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں

۷) (جثیا) کی اصل اور تعلیل بیان کریں؟

ج) یہ جاث (اسم فاعل) کی جمع ہے یہ اصل میں جثو و یا جثوی تھا اس کی دو لغتیں ہیں جثی یجثوْ (ن) یا جثی یجثِیْ (ض)۔

۸) (اولی بھا صلیا) کی مراد اور صلیا کی اصل اور تعلیل بیان کریں؟

ج) یعنی (وہ کفار) جہنم میں داخل ہونے اور اس میں جلنے کے زیادہ حق دار ہیں، اس کی اصل صلوی ہے لام کلمے کے کسرہ کے ساتھ (باب سمع سے) اور لام کلمے کے فتح کے ساتھ (باب نصر سے)

۹) (ننجی) کی کی قراءت بیان کریں؟

ج) جیم مشدد ہے (باب تفعیل)

جیم مخفف ہے(باب ضرب)

۱۰) (بینات) کی نحوی ترکیب بیان کریں؟

ج) یہ حال ہے ایتنا اس کا ذوالحال ہے۔

۱۱) (مقاما) کی کی قراءت بیان کریں؟

ج) میم کے فتح کے ساتھ قام یقوم باب سے مَقاما

میم کے ضمہ کے ساتھ باب اقام سے مُقاما

۱۲) (ندیا) سے کیا مراد ہے؟

ج) یہ قوم کے جمع ہونے کی جگہ ہے جس میں وہ باتیں کرتے ہیں۔

۱۳) (فلیمدد) کا معنی بیان کریں؟

ج) یہ جملہ خبر کے معنی میں ہے یعنی یَمُدُّ

۱۴) (اما العذاب) سے کیا مراد ہے؟

ج) قتل یا قید کرنا۔

۱۴) (اماالساعۃ) سے کیا مراد ہے؟

ج)اس سے مراد وہ جو جہنم پر مشتمل ہے وہ اس میں داخل ہوں گے۔

۱۵) (و اضعف جندا) سے کیا مراد ہے؟

ج)اس سے مراد مددگار کے طور پر یا وہ کمزور ہیں یا مؤمنین اور ان کے مددگار شیاطین ہیں اور مؤمنین کے مددگار ان پر ملائکہ۔

۱۶) (ھدی) سے کیا مراد ہے؟

ج) جو آیات ہم نے ان پر نازل کیں۔

۱۷) (و البقیات الصالحات) سے کیا مراد ہے؟

ج) وہ نیکیاں جو اپنے صاحب کے ساتھ باقی رہیں گی۔

۱۸) (خیر) یہاں پر کس لیے استعمال ہوا ہے؟

ج) خیر یہاں پر ان کے قول ای الفریقین خیر مقاما کے مقابلے میں ہے۔

۱۹) (افرءیت الذین کفر بأٰیتنا) سے کون مراد ہے؟

ج) عاص بن وائل۔

۲۰) (افرءیت الذین کفر بأٰیتنا) اس آیت کا شان نزول بیان کریں؟

ج) جب عاص بن وائل نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ تو پھر مجھ سے مال کا مطالبہ کرنا (بطور مذاق)

۲۱) (لاوتین مالا و ولدا) سے کیا مراد ہے؟

ج) پھر میں تمہارا قرض ادا کروں گا۔

۲۲) (اطّلع الغیب) سے کیا مراد ہے نیز اطلع کی اصل اور تعلیل بھی بیان کریں؟

ج) کیا وہ اسے جاننے والے ہیں کہ اس کو دیا جائے جو وہ کہتا ہے اور ہمزہ استفہام کی وجہ سے ہمزہ وصلی کو حذف کر دیا گیا کیونکہ ہمزہ استفہام اس سے مستغنی ہوتا ہے۔ اصل: اَ اِطَّلَعَ

۲۳) (من العذاب مدا) **مدا** کا معنی بیان کریں؟

ج) ہم زیادہ کر دیں گے عذاب کو اور کفر وہ عذاب سے بھی بڑا ہے۔

۲۴) (لیکونوا لهم عزا) سے کیا مراد ہے؟

ج) اللہ کے ہاں شفیع ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دیا جائے۔

۲۵) (کلا) سے کیا مراد ہے؟

ج) یعنی ان کے عذاب کے کوئی چیز مانع نہیں ہے

۲۶) (سیکفرون بعبادتهم) سے کیا مراد ہے؟

ج) یعنی وہ تمام اپنے خداؤں کی نفی کریں گے

تفسیر	اغراض صاحب جلالین
المنکر للبعث الخ	مراد بیان کی ہے۔
بتحقیق الهمزة الخ	قراءت بیان کی ہے۔
من القبر کما یقول محمد ﷺ	متعلق بیان کیا ہے۔
فالاستفهام بمعنی النفی ای لا احیی بعد الموت	معنی بیان کیا ہے۔
ما زائدة للتاکید و کذا الام	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
و رد علیہ بقولہ تعالی	آگے والی آیت کی تمہید ذکر کر دی۔
اصلہ ------ فی الذال	صرفی تحقیق بیان کی ہے۔
و فی قراءة الخ	قراءت بیان کی ہے۔
فیستدل بالابتداءالخ	وجہ بیان کی ہے۔
ای المنکرین للبعث	ضمیر کا مرجع بیان کیا ہے۔
ای نجمع کل منهم الخ	جملے کا معنی بیان کیا ہے۔
من خارجها	متعلق بیان کیا ہے۔
علی الرکب	متعلق بیان کیا ہے۔
جمع جاث الخ	صرفی تحقیق بیان کی ہے۔
فرقة منهم	معنی بیان کیا ہے۔
جراءة	معنی بیان کیا ہے۔
احق بجهنم الخ	معنی بیان کیا ہے۔
دخولا و احتراقا	معنی بیان کیا ہے۔
فنبدؤ بهم	متعلق بیان کیا ہے۔
و اصلہ صلوی الخ	صرفی تحقیق بیان کی ہے۔
ای ما	معنی بیان کیا ہے۔
احد	متعلق محذوف ذکر کیا ہے۔
ای داخل جهنم	معنی بیان کیا ہے۔
حتمہ و قضی بہ	معنی بیان کیا ہے۔
لا یترکہ	تاکید بیان کی ہے۔
مشددا الخ	قراءت بیان کی ہے۔
الشرک و الکفر	مفعول بہ بیان کیا ہے۔
منها	متعلق بیان کیا ہے۔

بالشرک و الکفر	متعلق بیان کیا ہے۔
علی الرکب	متعلق بیان کیا ہے۔
ای المؤمنین والکافرین	ضمیر مرجع بیان کر دیا۔
من القرآن	متعلق بیان کیا ہے۔
واضحات	معنی بیان کیا ہے۔
حال	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
نحن و انتم	مراد بیان کی ہے۔
منزلا و مسکنا	معنی بیان کیا ہے۔
بالفتح الخ	قراءت بیان کی ہے۔
بمعنی النادی	معنی بیان کیا ہے۔
و هو مجتمع القوم الخ	مراد بیان کی ہے۔
قال تعالی	آگے کی تمہید بیان کی ہے۔
کثیرا	معنی بیان کیا ہے۔
ای امۃ من الامم الماضیۃ	معنی بیان کیا ہے۔
مالا و متاعا	معنی بیان کیا ہے۔
منظرا	معنی بیان کیا ہے۔
من الرؤیۃ	اشتقاق بیان کیا ہے۔
فلما اهلکنا	تفصیل بیان کی ہے۔
شرط جوابہ	نحوی ترکیب بیان کی ہے۔
بمنعی خبر ای یمد	معنی بیان کیا ہے۔

فی الدنیا	متعلق بیان کیا ہے۔
یستدرجہ	معنی بیان کیا ہے۔
کالقتل و الاسر	مراد بیان کی ہے۔
المشتملۃ علی جھنم فیدخلونھا	مراد بیان کی ہے۔
اعوانا	معنی بیان کیا ہے۔
ا ھم ام المؤمنون الخ	مراد بیان کی ہے۔
بالایمان	متعلق بیان کیا ہے۔
بما ینزل الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
ھی الطاعات	مراد بیان کی ہے۔
تبقی صاحبھا	مراد بیان کی ہے۔
ای ما یرد الیہ و یرجع بخلاف اعمال الکفار	معنی بیان کیا ہے۔
الخیریۃ ھنا الخ	مراد بیان کی ہے۔
العاص بن وائل	مراد بیان کی ہے۔
لخباب بن الارت الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
علی تقدیر البعث	محذوف بیان کیا ہے۔
فاقضیک	تفصیل بیان کی ہے
ای اعلمہ ان یؤتیٰ ما قالہ	معنی بیان کیا ہے۔
و استغنی الخ	صرفی تحقیق بیان کی ہے۔
بان یؤتٰی الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
ای لا یؤتٰی ذالک	مراد بیان کی ہے۔
نامر بکتب	معنی بیان کیا ہے۔
نزیده	معنی بیان کیا ہے۔
بذالک عذابا فوق عذاب کفره	متعلق بیان کیا ہے۔
من المال و الولد	متعلق بیان کیا ہے۔
یوم القیٰمۃ	متعلق بیان کیا ہے۔
لا مال لہ ولا ولد	فردا کی مراد بیان کی ہے۔
ای کفار مکۃ	فاعل کی ضمیر کا مرجع بیان کیا ہے۔
الاوثان	مراد بیان کی ہے۔
یعبدونھم	مراد بیان کی ہے۔

شفعاءعند الله بان لا یعذبوا	عزا کی مراد بیان کی ہے۔
ای لا مانع من عذابھم	مراد بیان کی ہے۔
ای الألھۃ	مفعول بہ محذوف بیان کیا ہے۔
ای ینفونھا	معنی بیان کیا ہے۔
کما فی آیۃ اخری	آیت کی تفسیر دوسری آیت سے کی ہے۔
اعوانا و اعداء	معنی بیان کیا ہے۔

سورۃ المریم رکوع نمبر ٦

۱) (علی الکافرین تؤزھم) کی وضاحت صاحب جلالین نے کیا کی ہے؟

ج) وہ (شیاطین) ان کو گناہوں پر ابھارتے ہیں۔

۲) (فلا تعجل علیھم) کی وضاحت صاحب جلالین نے کیا کی ہے؟

ج) عذاب کو طلب کرنے میں جلدی نہ کریں۔

۳) (انما نعدلھم) سے کیا مراد ہے؟

ج) دن اور رات یا سانسیں گن رہے ہیں۔

۴) (عدا) کی وضاحت صاحب جلالین نے کیا کی ہے؟

ج) ان کے عذاب کے وقت تک۔

۵) (الی الرحمٰن **وفدا**) میں **وفدا** واحد ہے یا جمع نیز اس کا معنی بھی بیان کریں، تفسیر جلالین کی روشنی میں بیان کریں؟

ج) یہ وافد کی جمع ہے، اس کا معنی راکب ہے۔

٦) (الی جھنم **وردا**) میں **وردا** واحد ہے یا جمع نیز اس کا معنی بھی بیان کریں، تفسیر جلالین کی روشنی میں بیان کریں؟

ج) یہ وارد کی جمع ہے، اس کا معنی ماش عطشان ہے۔

۷) (عند الرحمٰن عھدا) سے کیا مراد ہے؟

ج) یعنی لا الہ الا اللہ و لا حول و لا قوۃ کی گواہی دینا۔

۸) (قالوا) سے کون مراد ہیں؟

ج) یہود، نصاری اور وہ جو ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں گمان کرتے ہیں۔

۹) (یتفطرن) کی قرائتیں بیان کریں؟

ج) یہ تکاد کی قراءت سے متصف ہے:

اگر تکاد ہے تو یہ دو طرح پڑھا جاسکتا ہے　　تاء کے ساتھ : یتفطرْن　　نون کے ساتھ : یتفطرن

اگر یکاد ہے تو پھر صرف تاء کے ساتھ ہی پڑھ سکتے ہیں　　تاء کے ساتھ : یتفطرْن

۱۰) (اتی الرحمٰن عبدا) کی وضاحت صاحب جلالین نے کیا کی ہے؟

ج) حضرت عیسیٰ و عزیر علیہما السلام قیامت کے دن جھکتے ہوئے آئیں گے۔

۱۱) (کلھم اٰتینہ یوم القیٰمۃ **فردا**) میں **فردا** سے کیا مراد ہے؟

ج) یعنی ان کے پاس نہ ہی مال ہوگا اور نہ ہی کوئی مددگار جو عذاب کو منع کر سکے۔

۱۲) (قوما **لدا**)) میں **لدا** واحد ہے یا جمع نیز اس کا معنی بھی بیان کریں، تفسیر جلالین کی روشنی میں بیان کریں؟

ج) یہ الد کی جمع ہے یعنی جھگڑا کرنے والے وہ کفار مکہ ہیں۔

۱۳) (اھلکنا من قرن) یہ قرن کیوں ہلاک کئے گئے؟

ج) یعنی کوئی بھی امت گزری ہوئی امتوں میں سے اپنے رسول کو جھٹلانے کے سبب

۱۴) (تسمع لھم **رکزا**) میں **رکزا** کا معنی بیان کریں؟

ج) کم آواز۔

تفسیر	اغراض صاحب جلالین
سلطناهم	معنی بیان کیا ہے۔
تهیجهم	معنی بیان کیا ہے۔
الی المعاصی	متعلق بیان کیا ہے۔
بطلب العذاب	متعلق بیان کیا ہے۔
الایام و اللیالی او الانفاس	مراد بیان کی ہے۔
الی وقت عذابهم	متعلق بیان کیا ہے۔
اذکر	متعلق محذوف بیان کیا ہے۔
بایمانهم	متعلق بیان کیا ہے۔
جمع وافد	صرفی تحقیق کی ہے۔
بمعنی راکب	معنی بیان کیا ہے۔
بکفرهم	متعلق بیان کیا ہے۔
جمع وارد	صرفی تحقیق کی ہے۔
بمعنی ماش عطشان	معنی بیان کیا ہے۔
ای الناس	فاعل محذوف ذکر کیا ہے۔
ای شهادة ان لا اله الا الله الک	مراد بیان کی ہے۔
ای الیهود الخ	فاعل بیان کئے ہیں۔
قال تعالی لهم	آگے کی تمہید بیان کی ہے۔
ای المنکر عظیما	معنی بیان کیا ہے۔
بالتاء و الیاء	قراءت بیان کی ہیں۔
بالنون الخ	کی قراءت بیان کی ہے۔
من عظم هذا القول	منہ کی ضمیر کا مرجع بیان کیا ہے۔
ای تنطبق علیهم من اجل	معنی بیان کیا ہے۔
قال تعالی	آگے کی تمہید بیان کی ہے۔
ای ما یلیق به ذالک	معنی بیان کیا ہے۔
ای ما	معنی بیان کیا ہے۔
ذلیلا خاضعا	صفت بیان کی ہے۔
یوم القیٰمة	متعلق بیان کیا ہے۔
منهم عیسیٰ و عزیر علیه السلام	مراد بیان کی ہے۔

فلا یخفی	تفصیل بیان کی ہے۔
بلا مال و لا نصیر یمنعہ	مراد بیان کی ہے۔
فیما بینھم الخ	متعلق بیان کیا ہے۔
ای القرآن	ضمیر کا مرجع بیان کیا ہے
العربی	مراد بیان کی ہے۔
النار	مفعول محذوف بیان کیا ہے۔
بالایمان	متعلق بیان کیا ہے۔
تخوف بہ	معنی بیان کیا ہے۔
جمع الد	صرفی تحقیق کی ہے۔
ذو جدل بالباطل	معنی بیان کیا ہے۔
ھم کفار مکۃ	مراد بیان کی ہے۔
ای کثیرا	معنی بیان کیا ہے۔
ای امۃ من الامم الماضیۃ بتکذبیھم الرسل	مراد بیان کی ہے۔
تجد	معنی بیان کیا ہے۔
صوتا خفیا	معنی بیان کیا ہے۔
لا فکما اھلکنا اولئک نھلک ھؤلاء	تفصیل بیان کی ہے۔

تفصیلی فہرست اغراض جلالین

۱) متشابہ کی مراد بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (طٰہٰ) اللہ اعلم بمرادہ بذالک ---یہاں پر طہ یہ متشابہ حروف میں سے ہے تو مفسر نے اس کی غرض میں اس کی مراد بیان فرمائی۔

۲) مخاطب بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ) یا محمد ---آیت میں مذکور کاف ضمیر خطاب کا مخاطب بیان کیا ہے۔

۳) معنی بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی) لتتعب ---آیت میں مذکور آخری لفظ کا معنی بیان کیا ہے۔

۴) شان نزول بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی) بما فعلت بعد نزوله من طول قیامک بصلوة اللیل ---مذکورہ آیت کا شان نزول بیان کیا ہے۔

۵) متعلق بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (وَ اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ) فی ذکر او دعاء ---مذکورہ آیت میں جہر کرنے کا تعلق دعا میں اور ذکر میں ہے۔

۶) نحوی ترکیب بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (اَنَا) توکید لیاء المتکلم---مذکور لفظ کا ما قبل سے نحوی تعلق بیان کیا ہے۔

۷) صرفی تحقیق بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (وَ السَّمٰوَاتِ الْعُلٰی) جمع علیا ---آیت میں موجود آخری لفظ کا صرفی تعلق بیان کیا ہے۔

۸) مراد بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی) یدلنی علی الطریق--- یہاں هدی سے مراد راستہ پر دلالت کرنے والا شخص ہے۔

۹) محذوف ذکر کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: محفوظ (عَنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ) ---- یہاں صرف خبر ذکر کی تو صاحب جلالین نے اس کے محذوف مبتداء کو ذکر کر دیا۔

۱۰) مفعول بہ بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى) الله فيرجع ----مذکورہ آیت میں یخشی کا مفعول بہ محذوف تھا جو کہ اللہ ہے۔

۱۱) قراءت بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (ءَاٰمَنْتُمْ) بتحقيق الهمزتين او ابدال الثانى الفا----مذکور لفظ قرآنی میں قراء حضرات کا اختلاف بیان کیا ہے۔

۱۲) مرادی معنی بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى) الاستفهام لتقرير ---آیت میں مذکورہ لفظ ما کا مرادی معنی بیان کیا ہے کہ یہ استفہام کے لئے تو استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں استفہام تقریری ہے۔

۱۳) وجہ بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى) ليرتب عليه المعجزة ---مذکورہ آیت کی وجہ بیان کی ہے کہ اس عبارت کی وجہ یہ ہے کہ اس پر معجزہ ترتیب دیا جائے۔

۱۴) آیت کی مناسبت سے واقعہ بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى) فادخل يده فى فمها فعادت عصا--- کلام باری تعالیٰ کی مناسبت سے پہلی حالت میں لوٹنے کا واقعہ ذکر کیا ہے۔

۱۵) حال بیان کی ہے:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (اَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّكَ) مناما او الهاما ---مذکورہ آیت میں القاء کرنے کی حالت بیان کی ہے۔

۱۶) جملے کا معنی بیان کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے: (وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ) تربى على رعايتى ---مذکورہ پورے جملے کا معنی بیان کیا ہے۔

۱۷) تمییز بیان کی ہے:

فرمان باری تعالی ہے: (فَلَبِثْتُ سِنِيْنَ) عشرا ---مذکور لفظ قرآنی میں ابہام تھا کہ کتنے سال روکے تو آگے تمییز بیان کر دی گئی۔

۱۸) وجہ تخصیص بیان کی ہے:

فرمان باری تعالی ہے: (قَالَ مَن رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى) اقتصر عليه لانه اصل ---مذکورہ آیت میں صرف حضرت موسی ہی کو مخاطب کیا ہے لیکن وہاں حضرت ہارون بھی موجود تھے، مفسر نے حضرت موسی کو خاص کرنے کی وجہ بیان کی ہے۔

۱۹) فاعل بیان کرنا:

فرمان باری تعالی ہے: (قَالَ) موسی ---مذکور لفظ قرآنی کا فاعل بیان کر دیا۔

۲۰) آگے کی تمہید بیان کی ہے:

فرمان باری تعالی ہے: قال تعالی تتميما لما وصفه به موسى و خطابا بالاهل مكه (فَاَخْرَجْنَا بِهٖ اَزْوَاجاً) ---- مفسر نے آنے والی آیت کی ایک تمہید بیان کر دی۔

۲۱) مشار الیہ بیان کرنا:

فرمان باری تعالی ہے: (اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ) المذكور منا ---مذکور عبارت میں موجود اسم اشارہ کا مشار الیہ بیان کیا ہے۔

۲۲) وجہ تسمیہ بیان کی ہے:

فرمان باری تعالی ہے: (لِاُوْلِي النُّهٰى) سمى به العقل ---مذکور آیت میں موجود لفظ نہی کہنے کی وجہ بیان کی ہے۔

۲۳) ضمیر کا مرجع بیان کرنا:

فرمان باری تعالی ہے: (مِنْهَا) الارض ---مذکور لفظ قرآنی میں موجودہ ضمیر کا مرجع بیان کیا ہے۔

۲۴) جواب امر بیان کرنا:

فرمان باری تعالی ہے: (قال بل القوا) فالقوا ---مذکور عبارت قرآنی فعل امر کا ذکر کیا گیا ہے، مفسر نے اس کا جواب امر ذکر دیا۔

۲۵) اصل اور صرفی تعلیل بیان کی ہے:

فرمان باری تعالی ہے: (فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهِمْ) اصله عصوو ---- مفسر نے لفظ قرآنی کی فرقی تحقیق اور اصل بیان کی ہے۔

۲۶) مفضل علیہ بیان کرنا:

فرمان باری تعالی ہے: (وَاللّٰهُ خَيْرٌ) منک ثوابا اذا اطیع ---مذکور عبارت قرآنی میں اسم تفضیل اور مفضل ذکر تھے، مفسر نے مفصل علیہ ذکر کر دیا۔

۲۷) وقوع بیان کرنا:

فرمان باری تعالی ہے: (لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ) وکان اخذ شعره ---مذکور عبارت قرآنی کا وقوع کہاں ہوا ہے، مفسر نے بیان کیا ہے۔

۲۸) آیت قرآنی کی تفصیل بیان کرنا:

فرمان باری تعالی ہے: (ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِيْ الْيَمِّ نَسْفاً) و فعل موسى بعد ذبحه ما ذكره ----مذکور آیت قرآنی کی مفسر صاحب نے تفصیل بیان کی ہے کہ حضرت موسی ایسا کیا۔

۲۹) مقدر بیان کرنا:

فرمان باری تعالی ہے: (و) اذکر (اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ) ---- مفسر علیہ الرحمہ نے مقدر لفظ کو ذکر کیا ہے۔

۳۰) آیت قرآنی کے مطابق حدیث بیان کرنا:

فرمان باری تعالی ہے: (فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا) و فسرت فی حدیث بعزاب الکافر فی قبره ----آیت مبارکہ کی تفسیر کرنے کے لئے حدیث مبارکہ ذکر کی ہے۔

۳۱) سوال مقدر کا جواب دینا:

فرمان باری تعالی ہے: (لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى)الترجی بالنسبة الیهما لعلمه تعالی بانه لا یرجع---آیت کریم میں ترجی (لعلہ آیا ہے تو سوال ہوا کہ ااس ترجی کی نسبت کس کی طرف کریں، مفسر علیہ الرحمہ نے اس کا جواب دیا ہے۔

تذکرات حضرات انبیاء

حضرت زکریا علیہ السلام

حافظ ابوالقاسم بن عساکر نے اپنی مشہور کتاب تاریخ الحافل میں حضرت زکریا کا پورا نام زکریا بن برخیا لکھا ہے۔آپ علیہ اسلام بنی اسرائیل میں اللہ کے نبی کی حیثیت سے مبعوث ہوئے تھے اور اسی حیثیت سے مشہور ہوئے تھے[۱]۔کاشفی نے لکھا ہے کہ آپ رجعیم بن سلیمان بن داوٗد علیہما السلام کی اولاد میں سے تھے، نیز لاوی بن یعقوب کی اولاد میں سے بھی تھے[۲]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت زکریا علیہ السلام نجار (لکڑی کا کام کرنے والے) تھے[۳]۔

وفات:

آپ علیہ السلام کی وفات میں بعض مؤرخین کے رائے یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کی وفات طبعی موت کے ذریعے ہوئی اور بعض یہ کہتے ہیں کہ کچھ حالات گزرنے کے بعد حالات کی کروٹ بدلی اور یہودی آپ علیہ السلام اور آپ کے فرزند حضرت یحیٰی کی جان کے دشمن بن گئے، چنانچہ انہوں نے حضرت یحیٰی کی جان کے دشمن بن گئے، چنانچہ انہوں نے حضرت یحییی کی جان کے دشمن بن گئے، چنانچہ انہوں نے کو شہید کیا، اس کے بعد یہ ظالم لوگ حضرت زکریا کی جان کے دشمن بن گئے، چنانچہ انہوں نے کی طرف متوجہ ہوئے تاکہ انہیں بھی شہید کردیں۔آپ یہ دیکھ کر وہاں سے ہٹ گئے اور ایک درخت کے شگاف میں روپوش ہوگئے۔ظالم یہودیوں نے اسی درخت پر آرا چلادیا اور درخت کے ساتھ آپ علیہ السلام کا بدن اقدس بھی دو ٹکڑ ے ہوگیا۔

۱) تاریخ ابن کثیر، ج ۲، ص ۵۲،

۲) فیوض الرحمٰن، ج ٦، ص ۵۰۱، مکتبہ غوثیہ

۳) تفسیر در منثور، ج ۴، ص ٦۸۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز

۴) سیرت انبیاء، ص ٦۴۷، بحوالہ قصص الانبیاء لابن کثیر، مکتبۃ المدینہ

حضرت یحییٰ علیہ السلام

حضرت یحییٰ علیہ اسلام حضرت زکریاکے صاحبزادے اور ایک روایت کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے خالہ زاد بھائی تھے۔آپ کی والدہ اشیاع ہیں ایک روایت کے مطابق آپ حضرت مریم علیہا السلام کی بہن تھیں جس رشتے سے حضرت یحییٰ علیہ اسلام اور حضرت عیسیٰ علیہ اسلام دونوں خالہ زاد بھائی تھے، جیسا کہ جمہور کا قول ہے۔اور دوسری روایت کے مطابق آپ حضرت حنہ رضی اللہ عنہا کی بہن اور حضرت مریم علیہا اسلام کی خالہ تھیں نہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی[1]۔حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بارہ حواریوں کے ساتھ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بھی بھیجا تاکہ لوگوں کو علم دین کی تعلیم دیں۔ظاہر تر یہ ہے کہ یحییٰ عجمی اسم ہے اور اگر وہ عربی ہو تو وہ فعل سے منقول ہے[2]۔

لباس مبارک:

اسرائیل نے ابی حصین اور خثیمہ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے خالہ زاد بھائی تھے نیز یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام صوف کے کپڑے پہنا کرتے تھے، جبکہ حضرت یحییٰ علیہ اسلام اونٹ اور خرگوش کے بالوں سے بنا ہوا لباس استعمال کرتے تھے۔[3]

فضائل:

ایک حدیث نبوی جو ابن عساکر نے حضرت معاذ سے روایت کی ہے، اس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما جوانان جنت کے سردار ہوں گے لیکن اس کے بعد آپ ﷺ نے اس میں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو بھی شامل کیا[4]۔

وفات:

ابن عساکر نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے بھائی کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے یحییٰ بن زکریا سے فتویٰ طلب کیا؟ حضرت یحییٰ نے فرمای یہ تیرے لئے حلال نہیں ہے۔اس عورت نے حجرت یحییٰ کے قتل کا مطالبہ کیا۔بادشاہ نے آپ کی طرف اپنے سپاہی بھیجے۔آپ اپنی عبادت گاہ میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ ان سپاہیوں نے آپ کو قتل کر دیا پھر انہوں نے آپ کا سر تن سے جدا کر دیا اور اسے بادشاہ کے پاس لے آئے، سر کہہ رہا تھا جو تو چاہتا ہے وہ تیرے لئے حلال نہیں ہے[5]۔

۱) البدایہ والنہایہ، ج ۲، ص ۵۷، نفیس اکیڈمی

۲) البدایہ والنہایہ، ج ۲، ص ۵۲، نفیس اکیڈمی

۳) البدایہ والنہایہ، ج ۲، ص ۵۲، نفیس اکیڈمی

۴) تاریخ طبری، ج ۱ حصہ دوم، ص ۱۱۹، نفیس اکیڈمی

۵) تفسیر در منثور، ج ۴، ص ۶۹۲، ضیاء القرآن پبلی کیشنز

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت بیت المقدس کے قریب بیت لحم میں ہوئی تھی[1]۔

مبارک بچپن:

اسحاق بن بشیر سے مروی ہے کہ لڑکپن میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کبھی سورج یا چاند یا بہتے ہوئے دریا یا بلند پہاڑ کو دیکھتے تو فوراالله تعالی کی شان میں کلمات تمجید ان کی زبان مبارک پر آ جاتے[2]۔

اسحاق بن بشیر ابن عباس کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سات سال کی عمر میں پڑھنے کے لئے مکتب میں بٹھایا گیا تو وہ بڑی سے بڑی علمی کتاب پر ایک نظر ڈال کر اسے ایک طرف رکھ دیتے تھے[3]۔

(و لما بلغ ثلاثین سنة بعث الله نبیا) آپ علیہ السلام کی عمر تیس سال کی ہوئی تو اللہ تعالی نے آپ علیہ السلام کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا[4]۔

انجیل مقدسہ:

ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں کہ ان سے عبداللہ بن صالح اور معاویہ بن صالح نے جیساکہ روایت کیا ہے اس کے مطابق انجیل مقدسہ حجرت عیسیٰ علیہ السلام پر ماہ رمضان مبارک کی اٹھارہ (۱۸) راتیں گزارنے کے بعد نازل ہوئی[5]۔

عمر مبارک بوقت نزول:

ابن جریر اپنی کتاب تاریخ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نزول انجیل کا آغاز ماہ رمضان مبارک کی مذکورہ بلا تاریخ میں ہوا جب ان کی عمر تیس سال تھی[6]۔

عمر مبارک بوقت ارتفاع (یعنی جب آپ آسمان پر تشریف لے گئے):

ابن جریر اپنی کتاب تاریخ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل کا نزول اس وقت ختم ہو گیا جب اللہ تعالی نے انہیں (زندہ) کو آسمان پر اٹھالیا۔ اس وقت حضرت عیسیٰ کی عمر تینتیس سال تھی[7]۔

۱) البدایہ والنہایہ، ج ۲، ص ۶۷، نفیس اکیڈمی

۲) البدایہ والنہایہ، ج ۲، ص ۶۸، نفیس اکیڈمی

۳) البدایہ والنہایہ، ج ۲، ص ۶۸، نفیس اکیڈمی

۴) تفسیر کبیر، امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ، ج ۲۱، ص ۲۱۳

۵) البدایہ والنہایہ، ج ۲، ص ۷۱، نفیس اکیڈمی

۶) البدایہ والنہایہ، ج ۲، ص ۷۱، نفیس اکیڈمی

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام سام بن نوح علیہ السلام کی آل میں سے تھے[۱]۔آپ کی جائے پیدائش میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض کا کہنا ہے کہ آپ اہواز کے سوس نامی علاقے میں پیدا ہوئے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آپ بابل کے علاقے میں پیدا ہوئے۔ابن اسحاق کا کہنا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان صرف دو نبی آئے (حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت ہود علیہ السلام)[۲]۔آپ کا لقب ابو الضیفان (بہت بڑے مہمان نواز) ہے۔آپ علیہ السلام کی پیدائش طوفان نوح کے سترہ سو نو (۱۷۰۹) سال کے بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقریبا دو ہزار تین سو (۲۳۰۰) سال پہلے ہوئی[۳]۔شام کا ایک علاقہ جو کہ مؤتکفہ سے ایک دن اور ایک رات کی مسافت یا اس سے کم پر واقع ہے،اس مقام پر اللہ جل شانہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبوت کا تاج پہنایا[۴]۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا توریہ :

ملا علی قاری علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں :

قَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ القلب لما فیه من الغیظ باتخاذکم النجوم الهة و بعبادتکم الاصنام

آپ نے فرمایا بے شک میرا دل بیمار ہے اس لئے کہ مجھے بہت غصہ ہے کہ تم نے ستاروں کو خدا بنا رکھا ہے یا اس لئے غصہ ہے کہ تم نے بتوں کو معبود بنا ہوا ہے[۵]۔

بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ :علامہ رازی علیہ الرحمہ نے اس کے مختلف مطالب بیان کئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے :

حضرت ابراہیم نے اپنے فعل کو بت کی طرف اس لئے منسوب کیا کہ وہ ان کو توڑنے اور ذلت کا سبب بنا، کیونکہ اس کو دیکھ کر آپ کو زیادہ غصہ آیا تھا۔جس طرح کام کرنے والے کی طرف فعل منسوب ہوتا ہے،اسی طرح کام پر ابھارنے والے کی طرف بھی منسوب ہوتا ہے[۶]۔

ظالم بادشاہ کے پاس آکر ایک آدمی نے کہا کہ آپ کی مملکت میں ایک نہایت خوبصورت عورت (حضرت سارہ رضی اللہ عنہا) آئی ہے۔اس باشاہ نے ایک آسمی آپ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے پاس بھیج کا سوال کیا کہ یہ عورت کون ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ میری بہن ہے۔

اس کے باوجود بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس بھیج دو۔چنانچہ حضرت سارہ فرعون (بادشاہ مصر) کے پاس گئیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر یہ ظالم بادشاہ میرے بارے میں پوچھے تو یہی کہنا کہ میں اس کی بہن ہوں اس لئے کہ مسلمان ہونے کے ناطے میری بہن ہی تو ہے۔اور اس وقت اللہ کی زمین پر میرے اور تیرے علاوہ کوئی مسلمان نہیں ہے[۷]۔

۱) تاریخ طبری، ج۱، حصہ ۱، ص ۱۶۴، نفیس اکیڈمی

۲) تاریخ طبری، ج۱، حصہ ۱، ص ۱۶۴، نفیس اکیڈمی

۳) تذکرۃ الانبیاء، ص ۱۰۶، باحوالہ تفسیر نعیمی، ج۱

۴) تاریخ طبری، ج۱، حصہ ۱، ص ۱۶۵، نفیس اکیڈمی

۵) تذکرۃ الانبیاء، ص ۱۱۸

۶) تذکرۃ الانبیاء، ص ۱۱۸

۷) تاریخ طبری، ج۱، حصہ ۱، ص ۱۷۷، نفیس اکیڈمی

حضرت اسحاق علیہ السلام

آپ حضرت ابراہیم کے چھوٹے صاحب زادے ہیں۔آپ کی پیدائش کی خوشخبری حضرت سارہ رضی اللہ عنہ کو دی گئی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمان باری تعالیٰ: فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحَاقَ وَ مِنْ وَرَاءِ اِسْحَاقَ يَعْقُوْبَ[۱]: ہم نے اسے (حضرت سارہ رضی اللہ عنہ) کو اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی۔آپ کی پیدائش کے وقت آپ کی والدہ کی عمر مبارک ۹۰ سال تھی (تفسیر جلالین میں ۹۹ سال مذکور ہے) اور آپ کے والد کی عمر مبارک ۱۲۰ سال تھی۔ حضرت اسماعیل آپ سے چودہ سال بڑے ہیں۔آپ کی بشارت کے ایک سال بعد آپ کی پیدائش ہوئی[۲]۔

اولاد:

آپ کی دو اولادیں تھیں: عیص اور حضرت یعقوب علیہ السلام[۳]۔

وفات:

حضرت اسحاق علیہ السلام ایک سو اسی (۱۸۰) سال کی عمر میں ہوئی۔اور انہیں ان کے بیٹوں نے وہیں دفن کیا، جہاں حضرت ابراہیم کی قبر مبارک بھی[۴]۔

۱) سورۃ ہود، پ ۱۲، آیت نمبر ۷

۲) تذکرۃ الانبیاء، ص ۱۳۸

۳) تاریخ طبری، ج ۱، ص ۱۲۱۸، نفیس اکیڈمی

۴) البدایہ والنہایہ، ج ۱، ص ۱۸۳، نفیس اکیڈمی

حضرت یعقوب علیہ السلام

حضرت اسحاق علیہ السلام کی بیوی کے بطن سے دو جڑواں بچے پیدا ہوئے جن میں سے ایک کا نام جو کچھ بڑے تھے عیصو رکھا (اہل عب عیص کہتے ہیں، کو کہ روم کے والد ہیں) اور دوسرے بیٹے کا نام یعقوب رکھا۔آپ کی والدہ کا نام رفقا بن بتوایل تھا اور آپ حضرت اسحاق علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے تھے[1]۔آپ کی ولادت سے قبل ہی آپ علیہ السلام کی دادی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو آپ کی بشارت دے دی گئی تھی۔ جیسا کہ فرقان حمید میں ارشاد ربانی ہے: فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحَاقَ وَ مِنْ وَّرَاءِ اِسْحَاقَ يَعْقُوْبَ[2]: ہم نے اسے (حضرت سارہ رضی اللہ عنہ) کو اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی۔آپ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت حضرت اسحاق کی عمر ۶۰ برس تھی[3]۔

ازواج:

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی ماموں کی بیٹی لیا سے پہلا نکاح کیا۔ان کا مہر سات سال کی اپنے ماموں کے پاس ملازمت کرنا تھا۔لیا کے انتقال کے بعد آپ نے ان کی چھوٹی بہن راحیل سے نکاح کیا[4]۔ایک قول کے مطابق آپ نے راحیل سے نکاح لیا کی زندگی میں کیا۔اس زمانہ کی شریعت میں دو بہنوں کو ایک خاوند کے نکاح میں دینا جائز تھا بعد میں حضرت موسیٰ علیہ اللسلام کی شریعت میں تورات کے ذریعے اسے منسوخ کر دیا گیا[5]۔

وفات:

جب حضرت یعقوب کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپ کا جنازہ ملک شام میں لے جا کر ارض مقدسہ میں آپ کے والد حضرت اسحاق علیہ السلام کی قبر کے پاس دفن کیا جائے۔اس وصیت کی تکمیل کی گئی اور وفات کے بعد ساج کی لکڑی کے تابوت میں آپ کا جسد اطہر شام میں لایا گیا،اسی وقت آپ کے بھائی عیص کی وفات ہوئی،آپ دونوں بھائیوں کی ولادت بھی ایک ساتھ ہوئی تھی اور دفن بھی ساتھ کئے گئے اور دونوں صاحبوں کی عمر ۱۴۵ سال تھی[6]۔

۱) البدایہ والنہایہ، ج ۱، ص ۱۸۱، نفیس اکیڈمی

۲) سورۃ ہود، پ ۱۲، آیت نمبر ۷

۳) سیرت انبیاء، ص ۴۰۹، مکتبۃ المدینہ

۴) تاریخ طبری، ج ۱، حصہ اول، ص ۲۲۰، نفیس اکیڈمی

۵) تاریخ طبری، ج ۱، حصہ اول، ص ۲۲۰، نفیس اکیڈمی

۶) سیرت انبیاء، ص ۴۱۴، مکتبۃ المدینہ

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے ہیں۔آپ حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے ہیں۔جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رب تعالی سے دعا مانگی: رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ[۱]: اے میرے رب! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔یہ دعا اللہ پاک نے قبول فرمائی اور ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی، اللہ پاک فرقان حمید میں فرماتا ہے: فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ[۲]: تو ہم نے اسے ایک بردبار لڑکے کی خوشخبری سنائی۔کچھ عرصے بعد آپ علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا تو اللہ پاک ان کے بطن سے وہ فرزند عطا فرمایا جس کی بشارت دی تھی اور یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تھے[۳]۔آپ کی مادری زبان قبطی اور پدری زبان عبرانی تھی۔جرہم قبیلہ کے لوگوں کے درمیان پلنے بڑھنے کے دوران ان سے عربی زبان سیکھ لی۔اور سب سے پہلے آپ علیہ السلام نے ہی فصیح و بلیغ عربی زبان میں کلام فرمایا[۴]۔آپ علیہ اسلام نے دو نکاح فرمائے[۵]۔

ذبیح اللہ:

اگرچہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ قربانی حضرت اسحاق علیہ اسلام کی ہوئی یا حضرت اسمٰعیل علیہ اسلام کی ہوئی، مگر قوی دلائل ہیں جن سے یہ واضح ہے کہ قربانی حضرت اسمٰعیل علیہ اسلام کی کی گئی ہے۔جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اَنَا ابْنُ الذَّبِيْحَيْنِ: میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ایک حضرت عبد اللہ جن کو حضرت عبد المطلب نذر کی وجہ سے قربان کر رہے تھے۔اور یہ بات ثابت ہے کہ حضور پر نور ﷺ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی الولادوں میں سے ہیں نہ کہ حضرت اسحاق علیہ اسلام کی۔تو یہ بات ظاہر ہے کہ دوسرے ذبیح وہ ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ اسلام ہیں۔ذبح ہوتے وقت آپ علیہ السلام کی عمر مبارک ۱۳ سال تھی[۶]۔

وفات:

ایک قول کے مطابق جب حضرت اسمٰعیل علیہ اسلام کو آپ کی والدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہ کے قریب دفن کیا گیا۔آپ علیہ اسلام کی عمر ۱۷۳ تھی[۷]۔

۱) سورۃ صافات، پ ۲۳، آیت نمبر ۱۰۰

۲) سورۃ صافات، پ ۲۳، آیت نمبر ۱۰۱

۳) سیرت انبیاء، ص ۳۴۵، مکتبۃ المدینہ

۴) سیرت انبیاء، ص ۳۵۱، مکتبۃ المدینہ

۵) تاریخ طبری، ج ۱، حصہ اول، ص ۱۸۴، نفیس اکیڈمی

۶) تذکرۃ الانبیاء، ص ۱۴۲، ۱۴۵

۷) تاریخ طبری، ج ۱، حصہ اول، ص ۲۱۷، نفیس اکیڈمی

حضرت ادریس علیہ السلام

آپ کا اصل نام اخنوع تھا۔آپ حضرت شیث علیہ السلام کی اولادوں میں سے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی سب سے پہلے نبی ہیں اور آپ پر ۳۰ صحیفے نازل کئے گئے[۱]۔آپ علیہ السلام ہی وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے احکام شریعت کے بارے میں خطاب کیا اور انہیں اللہ تعالی کی طرف سے اوامر اور نواہی سے اگاہ کیا[۲]۔جب آپ کی عمر ۳ یا ۸ سال ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام اس دنیا فانی سے رخصت فرما گئے۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد یرد کے زمانے میں بت تراشے گئے اور بہت سے لوگ اسلام سے پھر کر کفر میں داخل ہو گئے۔ اللہ پاک نے آپ علیہ السلام کو تمام روئے زمین کے لئے نبی بنا کر بھیجا۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: رسولوں میں سے چار رسول سریانی ہیں: حضرت آدم علیہ السلام، حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس (اخنوع) علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام[۳]۔

۱) تذکرۃ الانبیاء، ص ۸۶

۲) البدایہ والنہایہ، ج ا، ص ۱۴۴، نفیس اکیڈمی

۳) تاریخ طبری، ج ا، حصہ ا، ص ۱۱۸، نفیس اکیڈمی

حضرت نوح علیہ السلام

آپ حضرت ادریس علیہ السلام کے پر پوتے (یعنی حضرت ادریس علیہ السلام آپ کے والد کے دادا) ہیں۔آپ کے والد کا نام لامک بن متوشلح بن ادریس علیہ السلام ہے۔ حضرابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام میں دس قرون ہیں یعنی دس آباء ہیں سب ہی دین حق پر قائم تھے۔اور حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام میں بھی دس قرون ہیں[۱]۔حضرت آدم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے زمانے میں فاصلے کے بارے اختلاف پایا جاتا ہے، مگر حدیث نبوی میں دس قرون ذکر کیئے گئے ہیں اور ابن عباس نے قرون سے مراد سو سال لئے ہیں، اس طور پر ۱۰۰۰سال کا فاصلہ ہو گیا[۲]۔آپ نے ۴۰ سال کے بعد اعلان نبوت کیا[۳]۔

اولاد:

حضرت نوح علیہ السلام کی اولاوں میں سے تین اولادیں بہت مشہور تھیں: سام، حام اور یافث۔امام احمد حضور ﷺ کی حدیث مروی کرتے ہیں: سام کی اولاوں میں اہل عرب، اہل فارس اور اہل روم ہیں، یافث کی اولاوں میں ترک، سقالبہ اور یاجوج ماجوج ہوئے اور حام کی اولاد میں قبط، بربر اور سوڈان کے لوگ ہیں[۴]۔ویسے کہا جاتا ہے کہ آپ کے یہ تینوں بیٹے آپ کے ساتھ تھے جب کہ آپ کا ایک بیٹا کنعان طوفان میں غرق ہوا، اور دوسرا بیٹا عابر طوفان سے پہلے فوت ہو چکا تھا[۵]۔

کشتی نوح:

ابن عباس کی روایت کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام نے بوز پہاڑ پر کشتی تیار کی جس کی لمبائی ۳۰۰ زراع، چوڑائی ۵۰ زراع اور اونچائی ۳۰ زراع تھی اور کشتی کے چوڑائی والے حصے میں دروازے لگے ہوئے تھے[۶]۔اور ابن عباس ہی سے مروی ہے کہ حضرت نوح نے سب سے چیونٹی اور سب سے آخر میں گدھے کو سوار کیا[۷]۔حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرآدم کے جسد پاک کو بھی کشتی میں رکھ لیا، آپ کا جسد اتنا بڑا تھا کہ اس کو عورتوں اور مردوں کے درمیان (بطور پردہ) حائل کر دیا۔حضرت نوح اور ان کے پیروکار ۱۰ رجب کو کشتی میں سوار ہوئے اور ۱۰ محرم کو کشتی سے نیچے اترے[۸]۔

مزار مبارک:

ابن جریر اور ازرقی نے عبد الرحمٰن بن سابط یا کسی دوسرے تابعی کے حوالے سے مرسلا بیان کیا ہے کہ حضرت نوح کی قبر مسجد حرام میں ہے[۹]۔

۱، ۳)تذکرۃالانبیاء، ص ۸۹
۲)البدایہ والنہایہ، ج۱، ص ۱۴۶، نفیس اکیڈمی
۳)البدایہ والنہایہ، ج۱، ص ۱۴۶، نفیس اکیڈمی
۴)البدایہ والنہایہ، ج۱، ص ۱۴۹، نفیس اکیڈمی
۵)البدایہ والنہایہ، ج۱، ص ۱۵۰، نفیس اکیڈمی
۶)تاریخ طبری، ج۱، حصہ اول، ص ۱۲۸، نفیس اکیڈمی
۷)تاریخ طبری، ج۱، حصہ اول، ص ۱۲۹، نفیس اکیڈمی
۸)تاریخ طبری، ج۱، حصہ اول، ص ۱۳۰، نفیس اکیڈمی
۹)البدایہ والنہایہ، ج۱، ص ۱۵۲، نفیس اکیڈمی

رحمۃ للعلمین،شفیع المذنبین،سید الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ

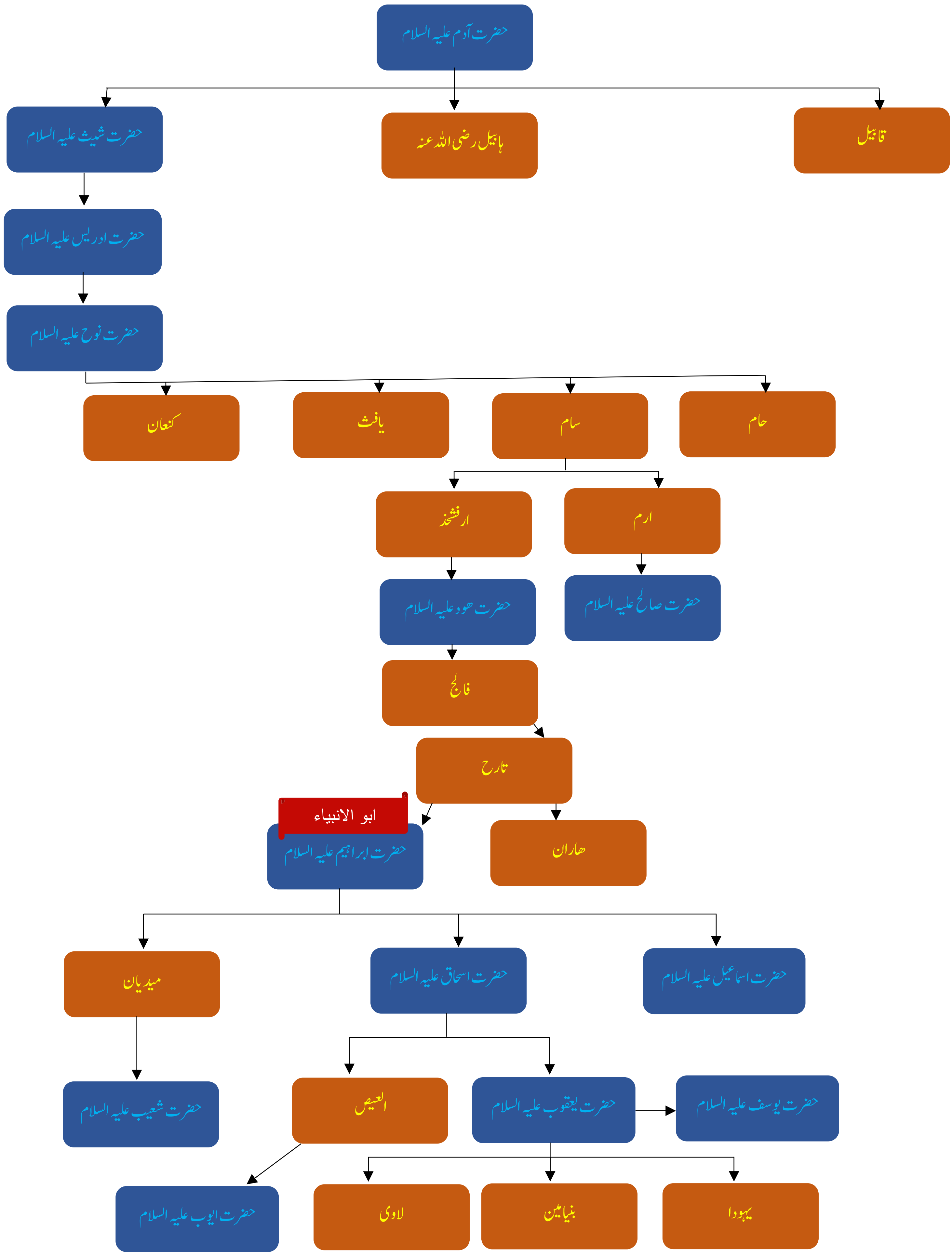

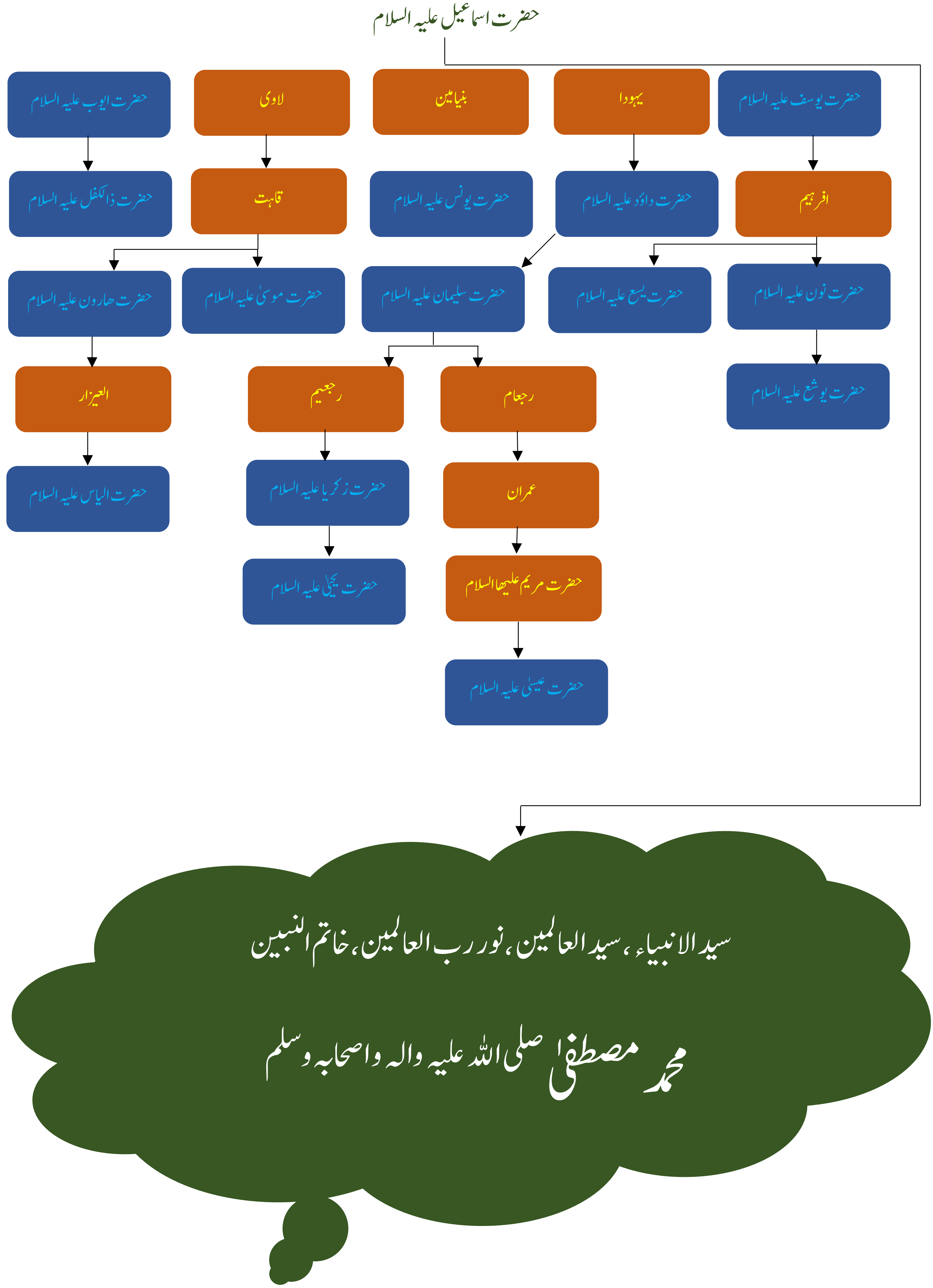
حضرت اسماعیل علیہ السلام
حضرت یوسف علیہ السلام
یہودا
بنیامین
لاوی
حضرت ایوب علیہ السلام
افرہیم
حضرت داؤد علیہ السلام
حضرت یونس علیہ السلام
قاہت
حضرت ذالکفل علیہ السلام
حضرت نون علیہ السلام
حضرت یسع علیہ السلام
حضرت سلیمان علیہ السلام
حضرت موسیٰ علیہ السلام
حضرت ھارون علیہ السلام
حضرت یوشع علیہ السلام
رجعام
رجعیم
العیزار
عمران
حضرت زکریا علیہ السلام
حضرت الیاس علیہ السلام
حضرت مریم علیہا السلام
حضرت یحیٰی علیہ السلام
حضرت عیسیٰ علیہ السلام
سید الانبیاء، سید العالمین، نور رب العالمین، خاتم النبین
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم

جامعۃ المدینہ فیضان ضیائے مدینہ